عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۴۰

شب قدر

صدسالہ قادیانی جشن

رشدی شیطان

اور

مرزا قادیان

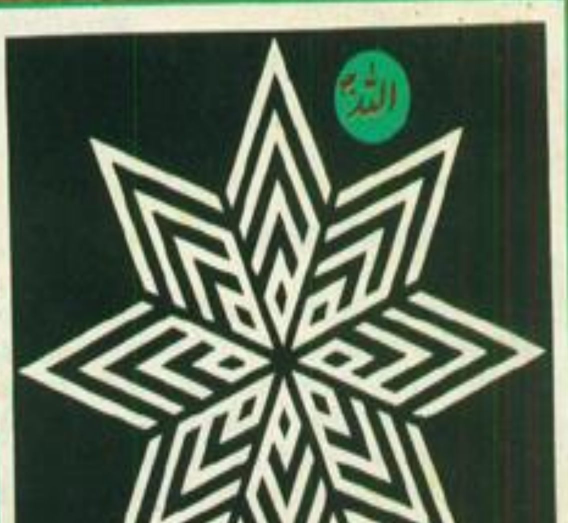

مرزا طاہر کے اوھام کا ازالہ

DECISION OF DIVINE COURT

MIRZA QADIANI WAS A LIAR

RESPECTED READERS: 'Mubahala' means that two parties come out together in the open, facing each other, to present their case in the court of Allah, the Exalted, and invoke Him for seeking His decision as to who is truthful and who is a liar.

THEREFORE: (1) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani conducted a 'Mubahala' face to face, with Maulana Abdul Haq Ghaznavi, (Allah's mercy on him) in Eidgah Ground of Amritsar on Zeeqadah 10, 1310 A.H.

(Majmuai-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol. 1, p. 427).

(2) Maulana Abdul Haq Ghaznavi's 'Mubahala' was on this issue that Mirza Ghulam Ahmad Qadiani including all his believers were Kafir, liars, impostors and faithless.

(Majmuai-Ishtiharat Mirza Qadiani, Vol. 1, p. 425)

(3) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani had said on Oct. 2, 1907 (7 months, 24 days before his death) that "the liar among the participants in a 'Mubahala' dies during the the lifetime of the truthful'.

(Malfuzate Mirza Ghulam Ahmad Qadiani Vol. 9, p. 440)

(4) Mirza Ghulam Ahmad Qadiani died during the lifetime of Maulana Abdul Haq Ghaznavi on May 26, 1908, whereas Maulana Sahib (Allah's mercy upon him) expired after 9 years, on May 16, 1917.

(Rais-e-Qadian, Vol. 2, p.192)

RESPECTED READERS:

Mirza Qadiani's death during Maulana Ghaznavi's life, as a consequence of 'Mubahala', is an unqualified decision of the Divine Court. The result is crystal clear: Mirza Qadiani was an arch-liar and those who believe in him are a bunch of Kafir, apostates, pretenders and dualist-infidels. If Mirza Qadiani and his Qadiani group have any faith in the Divine decision then they are duty bound to accept this decision and proclaim Mirza Qadiani, the one-eyed impostor, as the Arch-liar and to renounce Qadianism, otherwise the world will be bound to consider Mirza Tahir and all the Qadianis as atheists who have no faith in Allah.

To believe in a false prophet is to become a log of Hell. Muslim brethren should endeavour to save every Qadiani from falling into infernal fire.

Aalami Majlise Tahaffuze Khatme Nubuwwat

LONDON OFFICE:	HEAD OFFICE:	KARACHI:	ISLAMABAD:	LAHORE:
35, Stockwell Green London SW9 9HZ U.K. Tel: 01-737-8199	Hazuri Bagh Road, Multan, Pakistan Tel: (061) 40978 43338-73341	Jama Masjid Babur Rehmat Trust Old Numaish, M.A. Jinnah Road, Karachi-3, Pakistan Tel: (021) 711671	1159/G-6/1-3 Islamabad, Pakistan Tel: (051) 829186	Opp. Shah Mohammad Ghous Outside Dehli Gate, Tel: (042) 53433

ہفت روزہ ختم نبوۃ کراچی

انٹرنیشنل

جلد نمبر ۷ | ۲۱ تا ۲۷ رمضان المبارک ۱۴۰۹ھ ۲۸ اپریل تا ۴ مئی ۱۹۸۹ء | شمارہ ۴۷

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا

خان محمد صاحب مدظلہ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

[redacted]

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ

پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۱۱۶۱

LONDON OFFICE

35 STOCK WELL GREEN

LONDON SW9 9 HZ U.K.

Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۵۰ روپے — ششماہی -/۸۰ روپے

سہ ماہی -/۴۵ روپے — فی پرچہ -/۳ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک

بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۲۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب — پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب — برما
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب — بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب — متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب — جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب — برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب — کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انگار صاحب — فرانس

اندرون ملک نمائندے

- اسلام آباد — عبدالرؤف
- گوجرانوالہ — حافظ محمد ثاقب
- سیالکوٹ — ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
- مری — قاری محمد اسد اللہ عباسی
- بہاولپور — محمد اسماعیل شجاع آبادی
- سکھر — دین محمد فریدی
- جھنگ — غلام حسین
- ٹنڈو آدم — محمد راشد مدنی
- پشاور — مولانا نور الحق نور
- لاہور — طاہر رزاق مولانا کریم بخش
- مانسہرہ — سید منظور احمد شاہ آسی
- فیصل آباد — مولوی فقیر محمد
- لیہ — حافظ خلیل احمد کروڑ
- ڈیرہ اسمٰعیل خان — محمد شعیب گنگوہی
- کوئٹہ بلوچستان — فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
- شیخوپورہ / ننکانہ — محمد متین خالد
- ملتان — عطاء الرحمان
- سرگودھا — حافظ محمد اکرم طوفانی
- حیدرآباد (سندھ) — نذیر احمد بلوچ
- گجرات — چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

- قطر — قاری محمد اسماعیل رشیدی • اسپین — راجہ حبیب الرحمٰن • کینیڈا —
- امریکہ — چوہدری محمد شریف محمودی • ڈنمارک — محمد ادریس • ٹورنٹو — حافظ سعید احمد
- دوبئی — قاری محمد اسماعیل • ناروے — میاں اشرف عابد • ایڈمنٹن — عامر رشید
- ابوظہبی — قاری وصیف الرحمٰن • افریقہ — محمد زبیر افریقی • مونٹریال — آفتاب احمد
- لائبیریا — ہدایت اللہ شاہ • ماریشس — محمد اخلاص احمد • برما — محمود یوسف
- بارباڈوس — اسماعیل قاضی • ٹرینیڈاڈ — اسماعیل ناخدا •
- سوئٹزرلینڈ — اے۔ کیو۔ انصاری • ری یونین فرانس — عبدالرشید بزرگ •
- برطانیہ — محمد اقبال • بنگلہ دیش — محی الدین خان •

القرآن

ربّ اغفرلی .... الی تبارًا

اے میرے رب مجھ کو اور میرے والدین کو اور جو بھی میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو اور سب ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتوں کو بخش دے اور ظالموں کے لیے اور زیادہ تباہی بڑھا۔

الحدیث

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔

(۱) ہر ماہ کے تین روزے (۲) اشراق کی نماز۔

(۳) سونے سے قبل وتروں کے پڑھنے کی۔

(صحیحین)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک

- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چاندی کی انگوٹھی پہنتے۔
- آپؐ نے انگوٹھی سیدھی اور الٹے ہاتھوں کی چھنگلیاں میں پہنی ہے۔
- انگوٹھی کا نگینہ آپؐ نے کبھی چاندی کا رکھا اور کبھی حبشی پتھر کا۔
- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت طیبہ تھی کہ انگوٹھی کا نگینہ بجائے اوپر کی جانب کے ہاتھ کے اندر کی ہتھیلی کی طرف رکھتے۔
- آپؐ کی انگوٹھی پر تین سطروں میں محمد رسول اللہؐ کھدا ہوا تھا۔ محمدؐ ایک سطر میں رسول دوسری سطر میں اور اللہ تیسری سطر میں۔

تحفظ ختم نبوت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۸۹ء تحفظ ختم نبوت کا سال ہے۔

علماء کرام خطباء حضرات اور عامۃ المسلمین قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

رشدی شیطان اور مرزائے قادیان

آج کل پوری دنیا میں شیطان رشدی کی شیطانی کتاب کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے۔ مرزا طاہر اور قادیانیوں نے سوچا کہ ہم پیچھے کیوں رہیں انہوں نے بھی اس کتاب پر انتہائی مبہم انداز میں احتجاجی بیانات جاری کئے۔ جو لندن کے اخبارات میں شائع ہوئے مرزا طاہر نے اپنے بیان میں کہا۔

سلمان رشدی کے ناول شیطانک ورسز میں اسلام کے خلاف انتہائی گھٹیا زبان استعمال کی گئی ہے ــــ گو کہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہر شخص کو آزادی رائے کا حق ہونا چاہیئے مگر کسی شخص کو یہ اختیار نہیں دیا جا سکتا کہ ان مقدس ہستیوں کے بارے میں جن کے لئے لاکھوں کروڑوں مسلمان اپنی زندگیاں تک قربان کرنے کے لئے تیار ہوں توہین آمیز الفاظ استعمال کرے۔"

ایک اور قادیانی عطاء المجیب نے کہا:۔

"جماعت احمدیہ اس کتاب کے خلاف احتجاج میں پوری طرح شریک ہے ــــ کتاب میں انتہائی گھٹیا اور لچر زبان استعمال کی گئی ہے اور یہ اسلام کو بدنام کرنے کی سازش ہے۔"

مرزا طاہر کے پریس سیکرٹری نے بھی اپنے بیان میں کہا کہ مرزا طاہر نے دنیا بھر کے "احمدیوں" کو کتاب کے خلاف احتجاج کرنے کی ہدایت کی ہے۔ علاوہ ازیں جب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا منظور احمد الحسینی نے اس بیان پر گرفت کی اور کہا کہ قادیانی مسلمانوں کی حمایت اور ہمدردی حاصل کرنے کے لئے احتجاجی بیان دے رہے ہیں تو مرزا طاہر کے پریس سیکرٹری نے ایک جوابی بیان میں کہا۔

"مولانا منظور خوش فہمی میں مبتلا ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ان کی (مسلمانوں) حمایت حاصل کرنے کے لئے سلمان رشدی کی کتاب کی مذمت کر رہی ہے ــــ مرزا طاہر احمد نے تو اس کتاب کی مذمت اس لئے کی تھی کہ اس میں مقدس انبیاء اور دیگر بزرگ ہستیوں کے بارے میں انتہائی گندی زبان استعمال کی گئی تھی۔"

دجل و تلبیس، دھوکہ و فریب قادیانیوں کی گھٹی میں پڑے ہوئے ہیں۔ رشدی شیطان کے خلاف مرزا طاہر اور دوسرے قادیانیوں کے بیانات بھی سراسر دھوکہ و فریب پر مبنی ہیں انہوں نے جب یہ دیکھا کہ پوری دنیائے اسلام رشدی کے خلاف سراپا احتجاج بنی ہوئی ہے تو انہوں مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے اور ان کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے رشدی کے خلاف بیان دے دیا۔ حالانکہ رشدی شیطان نے جو کچھ لکھا ہے اس سے زیادہ لچر گھٹیا اور بیہودہ زبان قادیان کے شیطان مرزائے قادیان نے استعمال کی ہے بلکہ اگر ہم یہ کہیں کہ رشدی کو ایسا گندہ اور ناپاک ناول لکھنے کی جرأت ہی قادیانیوں کی وجہ سے ہوئی ہے تو یہ بات غلط نہیں ہوگی۔ جن لوگوں نے شیطان قادیان مرزائے قادیان کی کتب دیکھی ہیں وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ مرزا نے جہاں بے شمار دعوے کئے ہیں وہاں اس ملعون و بے ایمان نے

● ــ انبیاء کرام علیہم السلام کی شان میں لچر، بیہودہ اور تہذیب و شرافت سے گری ہوئی زبان استعمال کی ہے۔

● ــ خصوصاً خدا کے پاک پیغمبر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر تو ایسے گندے الفاظ استعمال کئے جو بیہودہ سے بیہودہ مرد بھی استعمال نہ کر سکے

- اس بدنام زمانہ سردود ملعون نے چودہ سو سال میں پیدا ہونے والے تمام جھوٹے مدعیان نبوت کو بھی اپنی بدزبانیوں اور گستاخیوں میں مات کر دیا۔
- سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں اس شیطان نے لکھا کہ ان کا ذکر ایسا ہے جیسے کستوری کے سامنے گوہ کا ڈھیر۔ العیاذ باللہ۔
- اس لعین نے لکھا کہ میں ہر وقت کربلا کی سیر کرتا ہوں سو حسین (رضی اللہ عنہ) میرے گریبان میں پڑے ہوئے ہیں۔
- اس چودھویں صدی کے شیطان نے حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بارے میں گستاخی کرتے ہوئے لکھا کہ انہوں نے حالت کشف میں میری ران پر سر رکھا۔ نعوذ باللہ۔

الغرض جو اتنا پُر بیہودہ اور بدزبان تھا اسے جو شخص نبی، مسیح یا مہدی مانتا ہے تو وہ کس زبان سے رشدی کے خلاف ہو سکتا ہے۔ بات وہی صحیح ہے جو مولانا منظور احمد الحسینی صاحب نے کہی ہے کہ قادیانی محض مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے رشدی کے خلاف بیان دے رہے ہیں۔ ہمارے نزدیک رشدی اور قادیانیوں میں کوئی فرق نہیں وہ بھی مرتد، زندیق اور کافر ہے قادیانی بھی مرتد، زندیق اور کافر ہیں۔

جڑانوالہ میں قرآن پاک نذر آتش کرنے پر قادیانیوں کی عبادت گاہ اور گھر جلا دیا گیا

ننکانہ صاحب (نامہ نگار) ۱۲ اپریل ۱۹۸۹ کے روزنامہ جنگ لاہور کے مطابق نواحی گاؤں چک نمبر ۵۶۳ گ ب لنڈیانوالہ میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن مجید کے نسخے نذر آتش کرنے پر مشتعل دیہاتیوں نے گاؤں میں قادیانیوں کی عبادت گاہ اور ایک قادیانی کے گھر کو آگ لگا دی اس موقع پر قادیانیوں اور دیہاتیوں میں آمنے سامنے فائرنگ اور دست بدست لڑائی ہوئی جس سے دو مسلمان زخمی ہو گئے۔ زخمیوں کو جڑانوالہ کے ہسپتال میں داخل کر دیا گیا بتایا گیا ہے پیر کی رات چند قادیانی اپنی عبادت گاہ کی ایک دیوار کے قریب قرآن مجید کے نسخے جلا رہے تھے گاؤں کے دو نوجوانوں نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا تو قادیانیوں نے مبینہ طور پر کلہاڑا گھما کر اپنا کام کیا اور وہ باز نہیں آئے جس پر گاؤں کے لوگوں نے قریبی دیہات کی مساجد پر اس کا اعلان کیا جس پر ہزاروں لوگ اس گاؤں میں پہنچ گئے جہاں ان کا قادیانیوں سے مسلح تصادم ہو گیا اس دوران ایک مشتعل ہجوم نے قادیانیوں کی عبادت گاہ اور ایک قادیانی کے گھر کو آگ لگا دی اطلاع ملنے پر پولیس کی بھاری جمعیت موقع پر پہنچ گئی جس نے حالات پر قابو پا لیا پولیس نے مقدمہ درج کر کے چار قادیانیوں کو گرفتار کر لیا جب کہ مبینہ قادیانی ابھی تک مفرور ہیں ڈپٹی کمشنر فیصل آباد ایس پی فیصل آباد اور جڑانوالہ کی انتظامیہ نے گزشتہ روز موقع پر پہنچ کر حالات کا جائزہ لیا اور لوگوں کو پُر امن رہنے کی اپیل کی دریں اثناء اس واقعہ پر احتجاج کے لئے ننکانہ صاحب کی طلبہ تنظیموں نے احتجاجی جلوس نکالے اس واقعہ کے خلاف دن بھر ہڑتال رہی اور اس تصادم میں چار مسلمان زخمی ہوئے پولیس کی بھاری جمعیت طلب کر لی گئی ہے۔

جڑانوالہ سے نامہ نگار کے مطابق اے سی جڑانوالہ حمید امجد وڑائچ نے اس واقعہ کی عدالتی تحقیقات کا حکم دے دیا ہے اور علاقہ مجسٹریٹ چوہدری عبدالمجید نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے

مزید اطلاعات کے مطابق قادیانیوں کی طرف سے قرآن مجید کے نسخے نذر آتش کرنے کے واقعہ کے خلاف بدھ کے روز مقامی طلبہ تنظیموں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے ارکان نے ایک احتجاجی جلوس نکالا۔ جس میں حکومت اور متعلقہ انتظامیہ سے اپیل کی گئی کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دی جائے۔ جبکہ ایک طلبہ تنظیم نے ہڑتال اور مظاہرے کی اپیل بھی کی تھی اور پولیس کی اشتعال انگیزی کی وجہ سے مشتعل نوجوانوں نے قادیانی مکانوں دکانوں اور مزارات کو نقصان پہنچایا شہری حلقوں نے علاقہ میں ہونے والے نقصانات کی ذمہ داری متعلقہ پولیس پر عائد کی ہے ضلعی حکام نے ان واقعات کی پرزور مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ رمضان المبارک میں ایسے افسوسناک واقعات شرمناک ہیں۔

نواب شاہ میں قادیانیوں کی عبادت گاہ میں توڑ پھوڑ

کتابیں اور فرنیچر نذر آتش، ۲ افراد زخمی

نواب شاہ (نامہ نگار) نواب شاہ میں نمازیوں کے مشتعل ہجوم نے جمعے کی صبح سات بجے قادیانی فرقے کی

باقی صفحہ ۲۳ پر

ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے

روزہ فرضیت و فوائد

ایم ارشد آزاد بہاولپور

"طلوع آفتاب سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور خواہشات نفسانی سے اپنے آپ کو باز رکھنا روزہ کہلاتا ہے"

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں روزہ کو بڑی فضیلت حاصل ہے۔ روزہ ہر عاقل، بالغ پر فرض ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے کی فضیلت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"جس نے روزے محض خدا کے لئے ثواب سمجھ کر رکھے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں"

اس حدیث نبویؐ سے یہ ظاہر ہوا کہ انسان خواہ کیسا ہی کیوں نہ ہو مگر جب وہ خدا تعالیٰ سے ڈر کر اپنے نفس پر قابو پا کر گناہوں سے گریز کرتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آتا ہے اور اپنی رحمت سے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے مگر ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جو نہ تو روزے رکھتے ہیں اور نہ ہی نماز کی پابندی کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے ایسے لوگوں کے لئے زبردست عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حدیث قدسی ہے

"خدا تعالیٰ نے فرمایا انسان کا ہر عمل اس کا ہوتا ہے مگر روزے میرے لئے ہیں اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"

اس حدیث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ روزے کی کیا اہمیت ہے خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ اپنے بندوں کو بدلہ بھی روزے کا خود ادا کریں گے اس سے بڑھ کر اور ہماری کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں انعام عطا فرمائیں۔ یہ فرض صرف مسلمان پر فرض ہے اور یہ نقطہ واضح ہوتا ہے کہ انعام جو دیا جاتا ہے وہ خوشی اور محبت سے ہوتا ہے اگر خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ خوش ہوں گے تو ہمیں بدلہ بھی بہتر طریقے سے عطا فرمائیں گے اسی لئے ہماری یہ کوشش ہونی چاہئے کہ صلوٰۃ و صوم کی پابندی ہو تاکہ خدا تعالیٰ ہم سے خوش رہیں اور بہتر بدلہ عطا فرمائیں۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ

"روزہ ڈھال ہے"

دنیا میں تو گناہوں سے دور رکھتا ہے اور قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے نجات دلانے کا بھی موجب ہے۔ اسی وجہ سے آپؐ نے فرمایا کہ روزہ ڈھال کی طرح ہے یہ حدیث نبویؐ ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ ہم اگر اس ڈھال کی خاطر قربانی دیتے ہیں تو خدا تعالیٰ اس سے بڑھ کر ہی بدلہ عطا کرنے والے ہیں۔

قرآن کریم فرقان حمید میں ارشاد ربانی ہے

"پس تم میں سے جو بھی اس ماہ کو پالے وہ ضرور پورے ماہ کے روزے رکھے۔"

خدا کے حکم پر مسلمانوں کی گردن جھک جاتی ہے اور وہ حکم بجا لانے کو ضروری سمجھتا ہے یہ بھی ایک انسان پر خدا کا حق ہے کہ وہ روزے رکھے۔ قرآن مجید میں سورۃ البقرۃ میں خدا تعالیٰ نے روزہ کی فرضیت کو اجاگر کرتے ہوئے فرمایا

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"

اس فرمان خداوندی سے یہ بات ہمارے سامنے آتی ہے کہ روزہ صرف ہم پر فرض نہیں ہوا بلکہ پہلی امتوں پر بھی فرض تھا۔ انسان آج کل دیکھا دیکھی میں مگن ہے خدا نے یہ بات بھی واشگاف الفاظ میں سامنے کر دی ہے کہ صرف روزہ رکھنے سے ہی تمہارے اندر تقویٰ پیدا ہو سکتا ہے۔ روزے کی حالت میں اگر انسان مر جائے تو وہ شہید ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی زندگی مجاہدانہ تھی وہ روزے کی حالت میں بھی جنگیں لڑتے تھے لیکن آج ہم نے ان کے نقش قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے اسی وجہ سے دنیا میں ذلیل و خوار ہو رہے ہیں ہماری کامیابی کا راز صرف اپنے اسلاف کے اقدار کو اجاگر کرنے میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا

"ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے مگر جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"

اس روایت سے یہ بات ظاہر ہوئی کہ جیسے زکوٰۃ سے مال کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے اسی طرح روزہ سے بدن کا ظاہری باطنی میل بھی صاف ہو جاتا ہے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش

قسمتی ہو سکتی ہے کہ مادہ فاسدہ جو بیماری کا موجب بن سکتا ہے ۔ مگر روزہ اسے دور کر دیتا ہے ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ

" روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک تو افطار کے وقت اور دوسری جب وہ خدا سے ملے گا تو اپنے روزہ پر خوش ہو گا "

یہ حدیث بخاری شریف سے نقل کی گئی ہے اور آپ ﷺ نے مومن کی خوشی کا راز بھی روزہ کی پابندی میں رکھا ہے کہ اسے روحانی طور پر خوشیاں نصیب ہوں گی اور وہ اپنے آپ کو ہمیشہ گناہوں سے دور رکھنے کی کوشش کرے گا ۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔

" خدا نے تمہارے لئے روزہ فرض کیا ہے اور میں نے شب بیداری کو جو شخص ایمان سے اور ثواب کی خاطر روزے رکھے وہ ایسے پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا "

یہ حدیث نبوی ﷺ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ روزہ تو ارکان اسلام میں سے ایک ہے مگر شب بیداری سے مراد یہ ہے کہ رات کو تراویح پڑھیں جو سنت موکدہ ہے اور اپنے خدا سے معافی مانگیں اپنے گناہوں پر پشیمان ہوں تو وہ پاک و صاف ایسے ہو جائیں گے جیسے جس دن ماں کے پیٹ سے نکلے تھے ۔ نیکی کی طرف بلانا بدی سے روکنا یہ انسان کا خاصا رہا ہے روزے کی پابندی کرنا اس مہینے میں گناہوں سے بچنا نیکی کی ترغیب دینا نہایت ہی ضروری ہے رمضان المبارک میں تمام فرائض و سنن کی ادائیگی سے دگنا ثواب ملتا ہے ، رمضان المبارک میں کثرت سے استغفار کرنا اور قرآن مجید کی تلاوت کرنا کثرت سے درود پاک کا ورد کرنا فضول گفتگو سے گریز کرنا چاہیئے۔ روزہ یہ نہیں کہ تم صبح سے شام تک بھوکے پیاسے رہو اور اپنی مرضی سے جو کرتے پھرو یہ روزہ نہیں ہوتا بلکہ الٹا وبال جان بن جاتا ہے روزہ تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو خدا کے حضور عاجز کر دینا معذور ہو جانا ہر حکم خداوندی پر عمل کرنا ہوتا ہے اس کا اجر و ثواب ہے ۔ اسی لئے ہمارے کئی ایک ایسے بھائی جو ان امور سے ناواقف ہیں وہ روزہ کے ثواب کو ضائع کر بیٹھتے ہیں اسی لئے ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر طرح سے پاک رہیں نفسانی ، روحانی طور پر پاک رہنا روزے کے دوران بہت ضروری ہے ۔

روزے کے بہت سے فوائد ہیں مثلاً

روزہ مساوات اور اتحاد کا جذبہ کرتا ہے ۔ کالا ، گورا ، اعلیٰ ، ادنیٰ ، امیر ، غریب ہر قسم کے لوگ ایک جیسا ہی عمل کرتے ہیں اور تمام لوگوں کو برابر ہی ثواب ملتا ہے اسی وجہ سے یہ کہا جاتا ہے کہ روزہ مساوات کا مظہر ہے ۔ امیر آدمی کے دل میں غریب کی غربت و فاقہ کشی کا احساس پیدا ہوتا ہے ۔

روزہ رکھنے سے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے ۔ روزہ دار کے منہ کی بو خدا کو مشک و عنبر کی خوشبو سے بھی زیادہ محبوب ہے ۔

آج کے سائنسی دور میں یہ بات مشہور ہے کہ روزہ یعنی خدا کی خوشنودی کے لئے فاقہ کر لیا جائے تو جسم میں پانی کی کمی ہو جاتی ہے یہ بات سراسر غلط ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ جب جسم میں پانی کم ہو جائے گا تو موت واقع ہو سکتی ہے یہ خیال کرنا بھی بے حد حماقت ہے کہ وہ خدا جو زندگی عطا کرنے والا ہے صرف اس کی خوشنودی کے لئے اگر ہم روزہ رکھیں گے تو اس میں کیا برائی ہے پانی کی کمی ، زیادتی خدا کے ہاتھ میں ہے یہ تو تنگ کے خیالات ہمارے ذہنوں پر مسلط ہیں جس سے ہم روزہ رکھنے سے بھی قاصر ہیں روزہ سے تو جسم کو آرام ملتا ہے اور افطار کے وقت معدے کے کثیف مادے جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور اس سے دل و دماغ روشن ہو جاتے ہیں۔

تو پھر یہ سائنسی خیال ہمارے لئے مضر صحت ہے یا مفید؟

روزے سے انسان قانون الٰہی کا پابند ہو جاتا ہے۔ اور اپنی اطاعت اور وفاداری کے جذبے کا بھی نمونہ پیش کرتا ہے۔ رمضان المبارک میں خصوصی عبادات کا اہتمام کرنا اور معصیت گمراہی کے کاموں سے دور رہنا چاہیئے ۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم رمضان المبارک میں خصوصی عبادات کا اہتمام فرمایا کرتے تھے ۔ قرآن مجید کی اس ماہ میں کثرت سے تلاوت کرنی چاہیئے کیونکہ قرآن مجید رمضان شریف میں ہی نازل ہوا تھا اسی لئے اس ماہ میں تلاوت کلام پاک کا اہتمام کرنا بہت ہی بہتر ہے قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

" رمضان کے مہینے میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور اس میں کھلی نشانیاں ہیں "

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔

سہ قرآن کا نزول اسی ماہ میں ہوا

باقی صفحہ ا پر

ہم نے اس کتاب کو شب قدر میں نازل کیا

قرآنِ مجید فرقانِ حمید

نظامِ حیات کی انقلاب آفریں ایک مکمل دستاویز

محمد اقبال
حیدرآباد

بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے (قرآن)

حق تعالیٰ ارشاد فرمارہے ہیں کہ ہم نے قدر کی رات میں جو ہزار مہینے سے زیادہ اللہ کے ہاں مقبولیت کی رات ہے قرآن نازل کیا ہے۔

انسان مختصر سی مدت کے لئے مستعار زندگی لے کر اس دنیا میں قدرت کاملہ کے مظہر اتم کے طور پر آیا ساری کائنات کا مقصود انسان اور انسانوں میں اشرف طبقہ انبیائے کرام ان سب کے سرتاج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے جن پر یہ قرآن حکیم نازل ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار معجزات میں سب سے بڑا اور زندہ اور تابندہ معجزہ یہ قرآن عزیز ہے کہ جس کی مثال علماً، اخلاقاً، فصاحتہً بلاغتہً اور قانون کے اعتبار سے نہیں مل سکتی اس سے پہلے پوری دنیا میں ہدایت کا ابدی پیغام نہیں بھیجا

جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح محمد قرآن ہے آپ کا اسوہ خود قرآن ہے اور ہمارے لئے نمونہ مشعل راہ نشانِ راہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے آپ کے اقوال آپ کے افعال آپ کے لباس میں نشست وبرخواست میں نکاح وطلاق میں پیدائش اور موت میں جنگ وجدل اور امن کے حالات میں قرآن یہ ساری چیزیں اپنے اندر سموئے ہوئے ہے۔

جب نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہوا اور دنیا کی فضاؤں میں قرآن عزیز کے انقلاب آفریں نغمے گونجے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دور گزشتہ کی جاہلی تہذیبوں کی بنیادیں ہل گئیں روم ایمپائر بزنطینی شہنشاہیت اور ایرانی ڈکٹیٹرشپ کی مرتفع عمارتیں اور فولادی قلعے پیوند خاک ہوگئے۔ ملک پرستی، قوم پرستی، نسل پرستی، رسم ورواج پرستی آباؤ مشائخ پرستی اور دیگر ہر قسم کی ناجائز اور باطل پرستشوں کا جنازہ بے گور وکفن نکل گیا اور اس کی جگہ خالص خدا پرستی کی اعلیٰ اور پائیدار بنیادوں پر معاشرے کی تشکیل جدید ہوئی۔

اسلام کا یہ انقلاب عظیم جو دیکھتے ہی دیکھتے چند سالوں میں ساری کائنات میں ظہور پذیر ہوا اور جس نے بنا کی ساری گزشتہ تہذیبوں اور ملتوں کو پیوند خاک کرکے بالآخر انسانیت کو خالص خدا پرستی اور وحدت دین کے رشتہ میں پرو کر رکھ دیا یہ قرآن کا وہ ازلی وابدی انقلابی اعجاز ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی اور جس پر دنیا کے لاکھوں اور کروڑوں انقلابات کو قربان کیا جاسکتا ہے

ہمارے معاشرے میں انگریز کا اصول انگریز کا قانون چل رہا ہے معاشرہ کیسے سدھرے اسلام کے ابدی دشمنوں نے مختلف طریقوں سے ہمیں قرآن کے قانون سے دور کردیا ہے اور انگریز کے قانون نے جرائم ختم کرنے کی بجائے جرائم میں اضافہ کیا ہے۔

اے مسلمانو! ہمارے دکھوں دردوں اور مصیبتوں کا حل امریکہ لندن اور ماسکو کے قانون میں نہیں بلکہ قرآن مجید نے جو ضابطۂ حیات دیا ہے جو قانون بتلائے ہیں ان پر عمل کرنے سے اللہ کی نعمتیں رحمتیں برکتیں بارش کی طرح چھم چھم برسیں گی۔

فرزدق شاعر گزرا ہے بہت بڑا شاعر تھا اسلام میں۔ اس کا دادا امام الانبیاء کی خدمت میں حاضر ہوا وہ بڑا ادیب اور بلیغ تھا اور عرب فصاحت میں بلاغت میں ادب میں دنیا کی مانی ہوئی قوم ہے وہ اپنے آپ کو عرب کہتے ہیں اور دوسروں کو کہتے ہیں عجم۔ ہم سب ان کے نزدیک عجم ہیں، عجم کہتے ہیں گونگے کو۔ اتنی بڑی قوم جو اپنے آپ کو عرب کہے۔ عرب کا معنی؟ جو اپنے مافی الضمیر کو بھی طرح ادا کرسکے اس قوم میں پھر جو شعرا تھے اُن کا مقام پھر کتنا بلند ہوگا۔ تو فرزدق جو شاعر تھا اس کا دادا حاضر خدمت ہوا حضورؐ انور کے یہ صحابی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پھر اس خاندان کو بڑا شرف بخشا بڑے دیر تھے بڑے بہادر تھے فرزدق ہشام بن عبدالملک کا درباری شاعر تھا۔ حج کے موقع پر ہشام بھی آیا اور امام زین العابدینؒ بھی تشریف لائے جب ہشام آیا اُس نے طواف کیا بیت اللہ کا تو کسی نے راستہ ہی نہ دیا۔ بیت اللہ میں کون پہچانتا ہے یہ کون آیا ہے وہاں تو سارے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ کے گھر کا جلال سب پر حاوی ہوتا ہے لیکن جب حضرت زین العابدین تشریف لائے طواف کے لئے تو لوگوں نے مطاف خالی کردیا

فرزدق سے پوچھا ہشام نے کہ یہ کون ہے؟ فرزدق نے بڑا لمبا اور بڑا پیارا قصیدہ پڑھا۔ "او ہشام! تو نہیں پہچانتا یہ کون ہے؟ اس کے چلنے کو تو یہ بطحا کی زمین بھی جانتی ہے اس کو تو لوح وقلم بھی جانتے ہیں یہ آلِ نبوت ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نواسہ ہے یہ حضورؐ کی اولاد میں سے ہے اور تو نہیں جانتا! فرزدق بیچارے کو ہشام

نے قید کر دیا پھر لوہ میں آپ کو رہائی ہوئی۔

تو اسی فرزدق کا دادا جو تھا وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کرنے لگا۔ اللہ کے نبیؐ! میں چاہتا ہوں کہ آپؐ پر جو کچھ نازل ہو رہا ہے وہ میں سنوں اور اس کے بعد پھر میں فیصلہ کروں گا کہ آپؐ کا جو کلام ہے یہ اللہ کا کلام ہے یا آپ نے خود بنایا ہے اگر مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے تو پھر آپؐ کے نبی ہونے میں کوئی شک نہیں ہوگا میں ایمان قبول کروں گا اسی وقت سورۃ زلزال نازل ہو رہی تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی جو تازہ کلام نازل ہوا ہے سن لے۔ آپؐ نے اپنی آواز مقدس کے ساتھ پڑھا اللہ کا نبیؐ قرآن پڑھے۔ سبحان اللہ! کتنے خوش بخت لوگ تھے جنہوں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کتنے خوش نصیب وہ لوگ تھے جنہوں نے حضورؐ کا قرآن سنا حضورؐ کی آواز کو سنا حضورؐ کی مجلس کی حضورؐ کی خدمت کی۔

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھا قرآن مجید کی سورت زلزال کو۔

"اذا زلزلت الارض زلزالھا و اخرجت الارض اثقالھا و قال الانسان مالھا یومئذ تحدث اخبارھا" (زلزال) ابھی پڑھنے پائے حضورؐ۔ کہ کہنے لگا بس! اللہ کے نبیؐ! مجھے یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

جب آپؐ نے یہ آیات پڑھیں جب پورا کرہ ارض پورے طریقے پر ہلا دیا جائے گا ہیبت جان کی قیامت کی جب پورا کرہ ارض ہلا دیا جائے گا زمین پورا کرہ ہلا دیا جائے گا پورے طریقے سے ہلانا کتنا مہیب وہ وقت ہو گا آج اگر کراچی میں زلزلہ آ جائے

تو پشاور محفوظ ہے لاہور میں آ جائے تو کوئٹہ محفوظ ہے اور پھر زلزلہ آتا کتنا ہے ایک سیکنڈ کا کچھ اعشاریہ لیکن ہماری کیا حالت ہوتی ہے ہم گھروں سے باہر نکل آتے ہیں ٹانگیں جھپک دیتے ہیں مجھ نہیں پتہ پھر تباہی کا ابھی اندازہ کر لیں حال میں روس کے ایک شہر کی کیا حالت ہوئی۔ لیکن جب پورا کرہ ارض ہلا دیا جائے گا ایک شہر نہیں بچے گا ایک ملک نہیں بچے گا ابھی پوری قوت کے ساتھ ،تاکید کے ساتھ اور زمین میں جتنے بدن ہیں سب باہر آ جائیں گے مردے باہر نکل آئیں گے۔

حضورؐ نے جب یہ پڑھی صورت اس کی چند آیات پڑھیں تو فرزدق شاعر جان گیا کہ یہ اللہ کا کلام ہے بندے کا کلام نہیں ہے اسی وقت عرض کرتا ہے۔ اللہ کے نبیؐ اپنا ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کروں فوراً پڑھا۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

بقیہ: روزہ کی فرضیت

توبہ قبول کرتا ہے اسی ماہ میں خدا

اس ارشاد ربانی سے یہ واضح ہو گیا کہ قرآن مجید بھی رمضان شریف میں نازل ہوا اور اس ماہ میں خصوصی معافی قابل قبول ہے۔

مبارک مہینہ آ پہنچا ہے اس میں روزے کی پابندی کرنا اور برے کاموں سے بچنا بے حد ضروری ہے۔

خدا تعالیٰ اس ماہ میں کثرت سے نیکی کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

بقیہ: قادیانی جشن

مجموعی طور پر برطانوی حکومت اور مادہ پرست تہذیب کے اثر سے مسلمانوں میں ایک خطرناک اجتماعی انتشار اور افسوسناک اخلاقی زوال رونما ہو رہا تھا ملک کا ان حکومت سے مرعوبیت ذہنی غلامی ذلت کی حد تک مسلط تھی عوام اور معزز کثیر طبقہ دین کے مبادی اور دینیات سے ناواقف تھا جدید تعلیم یافتہ طبقہ اسلام کی اساسی تعلیمات تک سے بے خبر تھا مسلمانوں کو دین جدید نہیں، ایمان جدید کی ضرورت تھی ایسے نازک وقت میں مرزا قادیانی اپنی دعوت اور تحریک کے ساتھ سامنے آتا ہے وہ مسلمانوں کے حقیقی مسائل اور مشکلات سے قطع نظر اپنی تمام ذہنی اور علم و قلم کی طاقت صرف "وفات مسیح" مسیح موعود کا دعویٰ، حرمت جہاد اور حکومت وقت کی وفاداری پر صرف کرتا ہے چنانچہ سوائے انتشار و افتراق امت "تکفیر مسلم" اور انگریزوں سے وفاداری کی پاسداری کے قادیانی نبی یا قادیانی امت کے پاس اور کچھ نہیں قادیانیوں کی جدوجہد کا تمام تر میدان مسلمانوں کے اندر رہا ہے اور ختم المرسلین کی امت کو ہی ڈستے رہنا ہے البتہ قادیانی تحریک کے بانی یا اس کے خلفاء کو اگر کسی چیز میں کامیاب قرار دیا جا سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے اپنے خاندان اور ورثاء کے لئے آغا خان کے اسلاف کی طرح ایک ایسی ریاست پیدا کر دی ہے جس کے افراد کو مادی عیش و عشرت حاصل ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ سو سال تک اس تحریک کی بقا و احیا کا سہرا مرزا قادیانی کے سر نہیں بلکہ استعماری قوتوں کے سر ہے اگر برطانیہ سرکار کی پشت پناہی یہودی استعمار کی حمایت اور لادین حکومتوں کی سرپرستیاں اسے حاصل نہ ہوتیں تو یہ تحریک جس کی بنیاد زیادہ تر خوابوں اور ذاتیات پر ہے نہیں رہ سکتی تھی صد سالہ جشن تشکر کب منایا جا سکتا تھا یہ ۲۳ مارچ کا جشن بھی امت میں پھر سے نئے سرے سے فتنہ و فساد پھیلانے اور مسلمانوں میں دینی حس کو بیخ و بن سے اکھیڑنے سیاسی غلبہ اور انتشار و افتراق کا مستقل ہیج ہونے کے پیش نظر میں منعقد کیا جا رہا تھا جو عالم اسلام بالخصوص حکومت پاکستان تمام رہنمایان قوم دینی اور جملہ مکاتب فکر کی مذہبی قیادت کے لئے ایک چیلنج سے کسی طرح بھی کم نہیں۔

رمضان کی گزرتی ساعتوں میں اپنے روٹھے رب کو منالیجیے!

روزہ اور روزہ دار

محمد اقبال حیدر آباد

روزہ

محمد اقبال حیدر آباد

روزہ :۔ تمام اعضا کو گناہوں سے بند رکھنا روزہ ہے اور یہ پانچ چیزوں کی معاودت سے پورا ہوتا ہے ۔

(۱) یہ کہ آنکھ کو ممنوعات شرعیہ سے بند رکھا جائے ۔

(۲) جھوٹ چغلخوری، بہتان طرازی یا وہ گوئی جھوٹی قسموں اور دیگر تمام گناہوں سے زبان کو روکا جائے ۔

(۳) بری باتوں ۔ گانوں ۔ عورتوں کی آوازوں اور دیگر خلاف شریعت امور کے سننے سے کانوں کو بند رکھا جائے ۔

(۴) تمام اعضا کو ممنوعات شریعہ سے روکا جائے اور پیٹ کو سحری و افطار کے وقت مشتبہ اور حرام طعام سے روکا جائے ۔

(۵) افطار کے وقت اگرچہ کھانا پاکیزہ ہی کیوں نہ ہو اس کی کثرت و زیادتی اور ٹھوس ٹھانس سے بچا جائے تاکہ کاہلی اور تکاسل نہ ہو تراویح اور دیگر عبادات بخیر و خوبی ادا کی جا سکیں ۔

قرآن عزیز میں جس کیفیت کا نام تزکیہ ہے حدیث نبوی ؐ میں اسی کا نام احسان ہے اور آج کل کی زبان میں اسے تصوف کا نام دے دیا گیا ہے مقصد بہر حال سب کا ایک ہے کہ انسان صحیح معنوں میں اللہ کا بندہ بن جائے اور اس کی بندگی خالصاً اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ۔ چنانچہ روزہ اس کیفیت کو اجاگر کرتا ہے اور روزہ دار کے اندر تزکیہ و احسان اور تصوف کی روح کو پیدا کرتا ہے ۔

روزہ انسان کے اندر کیفیت "احسانی" پیدا کرتا ہے ۔ بندے کا تعلق اللہ رب العزت سے جوڑتا ہے ۔ اور اس قلب کو انوار و تجلیات الٰہی سے منور کرتا ہے جس کی وجہ سے جذبات ملکوتیت میں ترقی ہوتی ہے ۔ اور نفس کی شرارتیں اور حیوانیت مردہ ہو جاتی ہے اور اس طرح انسان کا کامل تزکیہ نفس ہو جاتا ہے ۔ امام فخر الدین رازی فرماتے ہیں (تفسیر کبیر)

روزہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس سے شہوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے اور خواہش نفس کا قلع قمع ہو جاتا ہے روزہ حرص غرور اور بے حیائی کے جذبات کو دبا دیتا ہے ۔ دنیا کی لذتوں اور عیش کوشیوں کی وقعت گھٹ جاتی ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ روزہ سے پیٹ کی خواہش اور جنسی خواہش جاتی ہے اور لوگ ان ہی کے پیچھے دوڑ رہے ہیں جیسا کہ مشہور کہاوت ہے کہ ہر آدمی پیٹ اور فرج کے جہنموں کو بھرنے کی فکر میں ہے ۔

روزے کے روحانی فوائد اور جسمانی منافع بے شمار ہیں اللہ تعالیٰ نے روزے کی حکمت اور اس کی برکات کو "لعلکم تتقون" کی جامع تعبیر سے بیان فرمایا ہے ۔ تقویٰ کے لغوی معنی مطلق بچنے کے ہیں ۔ لیکن اصطلاح شریعت میں گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کا نام تقویٰ ہے اور "لعلکم تتقون" میں اسی تقویٰ کو حاصل کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ۔

ایک شخص روزہ رکھتا ہے صبح سے شام تک کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرتا ہے لیکن اپنے اندر صفت تقویٰ پیدا کرنے کے لئے خلاف تقویٰ اعمال و اقوال سے پرہیز نہیں کرتا روزہ رکھ کر چوری کرنے جھوٹ بولنے فریب دینے اور خیانت کرنے سے باز نہیں آتا تو یہ شخص روزہ دار نہیں بلکہ فاقہ کش ہے جس نے صبح سے شام تک سارا دن بھوک اور پیاس میں کیا ہے ۔ جو روزہ اس سے مطلوب تھا اور جس روزے کو بجا لانے کا حکم اللہ نے دیا تھا اس نے وہ روزہ نہیں رکھا ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے الفاظ میں بیان فرما دیا ۔

"جس روزہ دار نے باطل اور خلاف شریعت اقوال و اعمال کو نہ چھوڑا ۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں (مشکوٰۃ شریف)

کیونکہ اس شخص نے صرف دن کی فاقہ کشی اور بھوک ہی کو اصل روزہ سمجھ لیا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کو بندے کی بھوک اور پیاس مطلوب نہیں بلکہ اسے صرف تقویٰ مطلوب ہے ۔ اور اسی لئے اس نے روزے فرض کئے ہیں ۔

علامہ علی قاری حنفی مذکورہ بالا حدیث کے تحت اپنی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ

میں فرماتے ہیں " یعنی روزے فرض کرنے سے اللہ کا یہ مقصد نہیں کہ وہ بندوں کو بھوکا اور پیاسا رکھے بلکہ اس سے شہوت اور غضب کو کم کرنا اور نفس امارہ کو نفس مطمئنہ کے تابع کرنا مقصود ہے۔ اس لئے جب روزہ دار میں یہ آثار ظاہر نہیں ہوں گے تو اس کے روزہ رکھنے کا ماحصل بھوک اور پیاس کے سوا کچھ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کو ایسے روزوں کی کوئی پرواہ نہیں۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سے روزے دار ایسے ہیں جنہوں دن بھر کے روزے سے بھوک پیاس کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

ہر مسلمان پر فرض ہے کہ جس طرح وہ ظاہرا روزہ بجالاتا ہے اور کھانے پینے اور جماع سے دن بھر پرہیز کرتا ہے اسی طرح وہ باطنی اور روحانی روزہ بھی بجالائے اور اپنے دل ودماغ اور ہاتھ پاؤں کانوں آنکھوں زبان اور دیگر تمام اعضا جوارح کو خدا کی نافرمانی اور اس کی معصیت سے بچائے اور یاد رکھے کہ اگر اس نے روزے کی حالت میں جھوٹ بہتان۔ غیبت گالی گلوچ لعن طعن مکروفریب خیانت چوری رشوت اور دیگر جرائم ومعاصی سے پرہیز نہ کیا تو اس کی دن بھر کی محنت رائیگاں جائے گی۔

آپ نے غور فرمایا کہ منافع خور خاص رمضان شریف میں منافع کیوں بڑھا دیتے ہیں؟ اشیا مہنگی کیوں ہو جاتی ہیں؟ کیا یہ متقی لوگ ہیں؟ ایسی صورت میں آفات کا آنا لازمی ہے ناجائز کمائیں گے تو بیماریوں پر خرچ ہوگا۔

آپ نے غور فرمایا رمضان شریف کا مہینہ ہے عورتیں بن ٹھن کر بے پردہ گھوم رہی ہیں۔ سینما ہال کھلے ہوئے ہیں۔ بے حیائی اور بدمعاشی میں کوئی کمی نہیں۔ نائٹ، کلبوں اور لہو ولعب کی مجالس میں حاضری کا زور شور بدستور ہے۔ ہوٹل اور جنسی کاروبار کی مہذب منڈیاں اپنا کاروبار جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بدبختی کا یہ عالم ہے کہ کھلے بندوں احکام الٰہی اور شریعت حقہ کی خلاف ورزی کرنے میں کوئی باک اور شرم محسوس نہیں کرتے۔

رمضان کی مبارک ساعتوں میں اپنے روٹھے ہوئے رب کو منانے کی فکر کیجئے۔

حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں ایک آدمی نے شراب پی رمضان المبارک کے مہینے میں اور وہ پکڑا ہوا آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کو یوں کہا "

" او بے ایمان! تو رمضان المبارک میں شراب پیتا ہے۔ ہمارے چھوٹے بچوں کے بھی روزے ہیں اور تو رمضان شریف میں شراب پیتا ہے؟ آپ نے اسے درے مارے اور پھر شام کی طرف جلا وطن کر دیا ملک سے نکال دیا کہ تو اب باؤلا کتا ہو گیا ہے جو روزے بھی کھاتا ہے اس لئے تو اوروں کو بھی کاٹے گا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو نہ بیہودہ باتیں کرے اور نہ کسی کو گالی دے۔ اگر اس سے کوئی جھگڑا کرے یا اسے گالی دے تو وہ اسے صرف یہ کہے کہ بھائی! میں روزہ دار ہوں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔

(۱) روزہ دار کی افطار کے وقت

(۲) عادل بادشاہ کی

(۳) مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ بادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے میں تیری ضرور مدد کروں گا کسی مصلحت سے کچھ دیر ہو جائے تو اور بات ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ رمضان شریف میں عرش کے اٹھانے والے فرشتوں کو حکم فرما دیتے ہیں کہ اپنی عبادت چھوڑ دو اور روزہ دار کی دعا پر آمین کہا کرو۔

بقیہ: رمضان کے اعمال وفضائل

عمل قیام لیلۃ القدر

اس ماہِ مبارک میں ایک رات ایسی آتی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہوتی ہے جس کے بارے میں قرآن حکیم نے فرمایا!

ترجمہ: " اس رات میں عبادت کرنا ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل اور بہتر ہے"

اس کے علاوہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

" جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے کھڑا ہوا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے"

لہٰذا اس رات میں دوسری راتوں کی نسبت زیادہ جاگنا اور عبادت کرنا مناسب ہے۔ یہ رات آخر عشرہ کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ اس رات میں ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگنا بہتر ہے۔

اللھم انک تحب العفو فاعف عنی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان المبارک سے بھرپور طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

شب قدر

یہ رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے

محمد آصف
لاہور

غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک —— رحمت و برکت کی رات

جاں نثارانِ نبوت صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ ہم سے پہلی امتوں کی عمریں زیادہ تھیں اس لئے ان کے اعمال صالح بھی ہم سے زیادہ ہوں گے اور یوں وہ ہم سے سبقت لے جائیں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کے بارے میں اس کمی کو محسوس فرمایا تو خدا تعالیٰ نے اپنے خاص انعام عطا فرماتے ہوئے لیلۃ القدر عنایت فرمائی اور اس رات کے بارے میں قرآن مجید میں اسی کے نام پر صورت نازل فرمائی اور اعلان فرمایا لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ یہ شب قدر بہتر ہے ایک ہزار مہینوں سے۔

دیگر مبارک راتوں کی طرح اس رات کی تعیین نہیں کی گئی بلکہ اسے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں رکھا گیا ہے اور اس طرح دوسری کثیر اجر و ثواب کی حامل راتیں اس رات کے فضائل و مناقب کو نہیں پہنچ سکتیں شب قدر کی فضیلت اس سے بڑھ کر کیا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سورت القدر کی ابتدا یہاں سے کی انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

بے شک ہم نے قرآن کریم لیلۃ القدر میں نازل فرمایا۔

شب قدر کی اہمیت و فضیلت کی وجہ یہ بھی ہے کہ اسے اپنی خاص رحمتوں اور برکتوں کے مہینے رمضان میں رکھا جس ماہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ستر فرضوں کے برابر ہے اللہ تعالیٰ نے شب قدر کے بارے میں فرمایا کہ یہ عبادت کے اعتبار سے ایک ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اور اس رات کے اجر و ثواب کا اندازہ لگانا انسان کے بس میں نہیں اور نہ ہی اس کے شعور میں سما سکتا ہے اولاً تو ایک ہزار مہینہ ۸۳ برس ۴ ماہ کے برابر ہوتا ہے اور پھر مزید یہ بشارت کہ اس مدت سے بھی بہتر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مبہم فرمایا تو اس کا افضل ہونا اور ارفع ہونا اس کی لامحدود شان کریمی اور وسعت رحمت کے مطابق ہی ہوگا اور اس بہتری اور فضیلت کی وسعتوں اور رفعتوں کا پیمانہ مخلوق کے پاس نہیں بلکہ اعمال کے بہتر ہونے کا معیار اس کی ذات کے ساتھ مختص اور وابستہ ہے اور اسی کی رحمتوں کے دائرے میں ہی سما سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب قدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور فرمایا کہ جو اس رات میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کرے تو اللہ اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

اس طرح یہ رات ماہ رمضان کی ۲۱ویں، ۲۳ویں، ۲۵ویں، ۲۷ویں اور ۲۹ویں راتوں میں پنہاں ہے اس رات کے فضائل کے پیش نظر اس کے پانے کے لئے جستجو اور رغبت سے عبادت الٰہی میں مشغول رہنے والوں کے لئے مزید اجر و ثواب کا ذریعہ بنتی ہے

اپنے بندوں کو عبادت میں مشغول و محو دیکھ کر اللہ فرشتوں پر فخر کرتے ہیں کہ دیکھو ابھی ان کو معلوم نہیں کہ شب قدر کون سی ہے تو ان کے استغراق کا یہ عالم ہے اور اگر ان کو معلوم ہو جائے تو کیا عالم ہوگا! بندہ عبادت کر کے فرمان خداوندی خلقت الجن والانس الا لیعبدون کا مظہر اور مصداق بن جاتا ہے۔

سورۃ قدر میں فرمایا کہ اس رات میں اللہ کے حکم سے جبرائیل امین فرشتوں کی جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور عبادت کرنے والوں کو سلام کہتے ہیں اور ان کے لئے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اس رات کو فرشتوں کو اس لئے اتارتے ہیں کہ انہوں نے ابتداً انسان سے نفرت کا اظہار کیا تھا کہ اے اللہ ایسی مخلوق کو پیدا کرنے لگے ہیں جو زمین میں فساد پیدا کرے گی اور جب توفیق الٰہی سے شب قدر میں اللہ کے حضور رکوع سجود، ذکر و عبادت میں مشغول دیکھتے ہیں تو اپنی نفرت پر معذرت کرتے ہیں۔

شب قدر کے کسی خاص حصہ میں برکات کا ظہور نہیں ہوتا بلکہ فرمایا کہ طلوع فجر تک تمام رات تجلیات الٰہیہ عبادت گزاروں پر باران کثیرہ کی طرح برستی ہے اور فرشتوں کا سلام اور دعائیں تمام رات جاری رہتی ہیں۔

حضرت عائشہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ دعا مانگو۔ "اے اللہ بے شک تو معاف کرنے والا ہے اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو معاف کر دے۔ شب قدر صاف شفاف معتدل اور خوشگوار ہوتی ہے اس رات میں ستارے نہیں ٹوٹتے اور اس رات کی صبح سورج بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔

- آنکھوں کی قدر نابینا سے پوچھو۔
- دولت کی قدر غریب سے پوچھو۔
- صحت کی قدر بیمار سے پوچھو۔

صد سالہ قادیانی جشن

قادیانیوں کے جشن تشکر کی وجہ انعقاد — آخر کیوں اور کس لئے!

قادیانی فتنہ وفساد کا ایک کھیل تھا جو کھیلا گیا

مولانا عبدالقیوم حقانی
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

پاکستان میں مغرب کی لادین جمہوریت کی بحالی اور نئے سیاسی انقلاب کے بعد جہاں الحاد، زندقہ دہریت اور فتنہ وفساد کے دسیوں دیگر انواع کے احیاء اور اسلام پر یلغار کا کام تیز ہو گیا ہے وہاں سارقین ختم نبوت، گستاخان رسول ﷺ ناسور انسانیت اور عجمی اسرائیل "فتنہ قادیانیت" نے بھی پھر سے ناموس رسالت ﷺ سے تمسخر و استہزاء اور مسلمان ملت سے غداری اور اپنے آقایان ولی نعمت کی خوشنودی اور وفاداری کی نئی راہیں اور نئے حربے اختیار کرنا شروع کر دیئے ہیں اخبارات کی اطلاع کے مطابق "قادیانی جماعت ۲۳ مارچ سے برطانیہ پاکستان بھارت دیگر ممالک میں اپنے قیام کی صد سالہ سالگرہ "صد سالہ جشن تشکر" کے نام سے منعقد کر رہی تھی پھر سال بھر اسی عنوان سے اجلاس منعقد کئے جاتے رہیں گے۔

قادیانیوں کی تازہ ترین سرگرمیاں برطانیہ میں "صد سالہ جشن تشکر" کا اہتمام اور یہودی پریس کا بھرپور پروپیگنڈہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ مرزا طاہر اپنے آقایان ولی نعمت کے اشارے سے پاکستان پر سیاسی دباؤ ڈال کر اپنے وجود وبقاء اپنی جماعت کی ترویج اور استحکام اور ملک میں فتنہ وفساد اور امت میں پھر سے افتراق وانتشار کا کوئی نیا کھیل کھیلنا چاہتے تھے اس سے قبل مرزا طاہر نے مشاہیر علماء امت کے نام مباہلے کا چیلنج دے کر شاطرانہ چال چلی اور پریس میں سستی شہرت حاصل کی اور اب یہودیوں کی خطرناک سازش اور پس پردہ ان ہی کی منصوبہ بندی کا مہرہ بن کر پھر سے بپا پر حرکت شروع کر دی ہے مرزا طاہر جو کچھ کر رہے ہیں اپنے پیش روؤں کی طرح یہودیوں کے ایماء پر کر رہے ہیں قادیانیت کا وجود ہی برطانوی سرکار کا مرہون منت ہے انگریزوں نے اس جماعت کو اپنے استعماری مقاصد کے لئے جنم دیا اور پروان چڑھایا مرزا غلام احمد کی خودساختہ نبوت نے انگریزی حکومت کی مضطربانہ خواہش پر تنسیخ جہاد کو "منورِ بانی" مہیا کی۔ مرزائیوں کے لئے تو دنیائے اسلام کا وجود دائرہ اسلام سے خارج رہا۔ قادیانی ہمیشہ ملک کے اندر اور باہر انگریزی حکومت کے آلۂ کار ثابت ہوئے۔ سی آئی ڈی کے اہلکار رہے بظاہر مسلمان کہلا کر مسلمان حکومتوں اور مسلمان امت کو دھوکہ دیتے رہے جنگ عظیم میں برطانوی استعمار کی جاسوسی کرتے رہے اور اب بھی برطانوی مہرے کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں، ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی سے لے کر تاہنوز مسلمانوں پر اس برعظیم کے اندر اور اس سے باہر ایشیا اور افریقہ میں آزمائش اور ابتلا کے بڑے بڑے دور آئے لیکن مرزائیوں کا وظیفہ نبوت اور وظیفہ خلافت انگریزوں کی خدمت گزاری رہا ان کی پوری تاریخ مسلمانوں کے بارے میں دسیسہ کاری کا ایک المیہ ہے۔ اس حقیقت سے انکار ناممکن ہے کہ مرزائی امت برطانوی استعمار کی داشتہ رہی اور اس نے اپنے نبی اور خلیفہ کی آڑ میں انگریزوں کے مقاصد اور مصالح کی پشتیبانی کا فرض ادا کیا۔ انگریزوں کو اپنے استعمار کی خدمت گزاری اور اپنے موقف کی وفاداری کے لئے بہترین سپاہی اور بدترین جاسوس قادیانیت کی سرزمین ہی سے ملے مسلمانوں کی وحدت کو تاراج کرنے کے لئے مرزا غلام احمد کو اٹھایا گیا مرزا نے محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں نقب لگا کر ایک استعماری امت پیدا کی اس امت نے دنیائے اسلام میں انگریزوں کی جاسوسی کے لئے برگ وبار پیدا کئے۔ برصغیر کی پوری تاریخ میں قادیانی امت ہی وہ واحد جماعت ہے جس نے انگریزوں کی غلامی کا جواز پیدا کیا اور اس کی خاطر نئے شرمناک کارنامے انجام دیئے کہ اس عظیم غداری کی مثال نہیں ملتی ہے۔

مرزائیوں کے صد سالہ جشن تشکر کی وجہ انعقاد آخر کیوں اور کس لئے؟ کہیں پاکستان میں ناپاک سیاسی عزائم یا اکھنڈ بھارت کے منصوبوں کی تکمیل کا شاخسانہ تو نہیں تھا آخر سو سال میں قادیانیت نے انسانیت کو کیا دیا؟ اصلاح اور تجدید کا کون سا کارنامہ انجام دیا؟ پوری صدی کے اس پرشور اور ہنگامہ خیز مدت کا حاصل کیا رہا؟ مرزا غلام احمد کے کتب خانہ کا خلاصہ اور ما حاصل کیا ہے؟ قادیانیت واقعتہً بھی کوئی تحریک ہے یا انگریز بہادر کے ہاتھ چھڑی اور جیب کی گھڑی؟ آپ ایک جائزہ لیں اور پس منظر میں حالات کا تجزیہ کریں۔ تحریک قادیانیت کا جس زمانہ میں آغاز ہوا اس زمانہ میں یورپ نے عالم اسلام بالخصوص ہندوستان پر یلغار اور مغربی افکار کی یورش کر دی تھی ان کا آزاد نظام تعلیم اور تہذیب، الحاد اور نفس پرستی سے معمور تھی مسلمان معاشرہ مختلف دینی اور اخلاقی بیماریوں اور کمزوریوں کا شکار تھا جاہلیت کی کرنت

باقی صفحہ ۱۰ پر

مرزا طاہر کے اوہام کا ازالہ

خدا کہاں ہے؟

مولانا تاج محمد
فقیروالی

اس پر فتن اور پر آشوب دور میں مذہب اسلام اور عقائد حقہ سے جو استہزاء اور تمسخر کیا جارہا ہے اس کی مثال قرون سابقہ میں ناپید ہے۔ ہر ملحد اور زندیق منافق اور دہریہ جس قدر چاہتا ہے، جب چاہتا ہے اور جس سے چاہتا ہے برائے نام عقلی اور نقلی دلائل کی آڑ لے کر عقائد و اعمال مذہب و مسلک کو بزعم خود خس و خاشاک کی طرح جھاگ کر ان کو بالکل ناپید یا اپنی عقل نارسا کے تابع کرنے کی بیجا اور ناکام کوشش کرتا ہے۔

امت مرزائیہ کے موجودہ سربراہ مرزا طاہر احمد نے "وصال ابن مریم" کے نام سے ایک کتابچہ لکھا ہے۔ جو اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ جس کے ناشر حکیم عبداللطیف گوالمنڈی لاہور ہیں۔ کتابچہ کیا ہے! دجل اور فریب کا پلندہ ہے۔ وفات مسیح علیہ السلام پر اوراق سیاہ کرتے ہوئے صفحہ ۲۹ پر آیت قرآنی بل رفعه الله الیہ کے تحت تحریر کرتے ہیں کہ:۔

"اب ہم لفظ رفع کی طرف آتے ہیں کہ یہ لفظ بہت قابل توجہ ہے اور ہمارے مخالف علماء کو اس نے سخت کشمکش و پیچ میں ڈال رکھا ہے۔ سب پڑھنے والوں کی توجہ اس طرف مبذول کروانی چاہتا ہوں کہ نہ تو اس آیت میں اور نہ ہی کسی اور آیت میں ذکر آتا ہے کہ حضرت مسیح کو خدا تعالیٰ نے آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ پس خواہ مخواہ آسمان کا قصہ بیچ میں لے آنا ایک افسوسناک زیادتی ہے قرآن کریم تو بس اتنی ہی خبر دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا اپنی طرف رفع کیا۔ اب فرمائیں علماء کرام کہ اللہ تعالیٰ کی طرف کونسی ہے! جس لیوں حضرت مسیح کو آسمان پر اٹھانے کے لیے درپے ہوئے ہو کر رب العزت کی ارفع شان کو گراتے ہوئے خوف نہیں کھاتے۔"

طاہر میاں سے ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ یہ کوئی نیا اعتراض نہیں بلکہ وہی پرانی چکر بازیاں ہیں جن کے ذریعہ عوام الناس کو آپ لوگ پھانسنے کی بالعموم کوشش کیا کرتے ہیں۔ آپ کا یہ سوال کہ علماء کرام فرمائیں کہ خدا کی طرف کونسی ہے! ہماری طرف سے اس کا جواب وہی ہے جو آنجناب کے دادا جان مرزا غلام احمد تمام عمر بیان کرتے رہے ہیں۔ جسب ذیل تحریروں پر غور فرمائیے جو آپ کی تسلی کے لیے کافی ہوں گی۔

(۱) مرزا غلام احمد نے اپنی کتاب "انجام آتھم" کے صفحہ ۴۶ پر لکھا ہے:۔ "خدا نے آسمان پر سے دیکھا کہ تثلیث کا فتنہ بڑھ رہا ہے۔"

(۲) "تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲ پر لکھتے ہیں:۔ "محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھایا گیا۔"

(۳) تحفہ ندوہ صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:۔ "خدا آسمان پر سے دیکھ رہا ہے۔"

(۴) تبلیغ رسالت جلد سوم صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں:۔ میرا اور شیخ مہر علی رئیس ہوشیارپوری کا مقدمہ آسمان پر دائر ہوگا۔

(۵) مولانا ثناء اللہ امرتسری کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:۔ "ہمارا اور آپ لوگوں کا مقدمہ آسمان پر ہے۔ خدا خود فیصلہ کرے گا۔" (بحوالہ چشمہ عرفان علی محمد اجمیری صفحہ ۱۵)

(۶) تبلیغ رسالت جلد دوم صفحہ ۱۰۱ و حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۳ پر مرزا غلام احمد کا یہ الہام درج ہے۔ ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء۔ (ایسے لوگ تیری مدد کریں گے جن پر ہم آسمان سے وحی نازل کریں گے)

(۷) حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ پر غلام احمد کا یہ الہام درج ہے:۔ ننزل علیک اسرارا من السماء (آسمان سے تیرے اوپر کئی پوشیدہ باتیں نازل کریں گے)

(۸) حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵ پر یہ الہام درج ہے:۔ کان الله نزل من السماء (گویا آسمان سے خدا اترے گا)

(۹) حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶ پر مرزا غلام احمد کا یہ الہام بھی درج ہے:۔ قال ربک انه نازل من السماء ما یرضیک (تیرا رب فرماتا ہے ایک امر آسمان سے نازل ہوگا) ۔ طاہر میاں! آپ کے دادا مرزا غلام احمد نے "خدا کی طرف" کی نشاندھی کردی ہے کہ خدا بے شک آسمان پر ہے، آسمان ہی سے سب اسرار و احکام نازل کرتا ہے، محمدی بیگم کے ساتھ نکاح بھی آسمان پر پڑھایا، شیخ مہر علی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے خلاف مقدمات بھی آسمان پر ہی دائر ہوئے۔

اگر مرزا غلام احمد اور ان کے اتباع کا خدا ہمارا ہی خدا ہے تو پھر ہمارا خدا تو فرماتا ہے کہ ہم نے "عیسیٰ کو اپنی طرف" اٹھا لیا۔ اب جہاں خدا ہے وہیں اس کی طرف عیسیٰ علیہ السلام اٹھائے گئے۔ مرزا غلام احمد کی تحریروں سے ہی ثابت ہوگیا کہ خدا آسمان پر ہے۔ پس نتیجہ یہ نکلا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اٹھائے گئے۔

علامہ زمخشری جن کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی "براہین احمدیہ" حصہ پنجم صفحہ ۴۲ مطبوعہ قادیان میں لکھتے ہیں:۔ "زبان عرب کا ایک بے مثل امام یعنی علامہ زمخشری جس کے مقابل کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔"

اب علامہ زمخشری بھی اس مقام پر آکر کوئی تاویل نہ کر سکے۔ صرف اس لیے کہ ان کو عربیت اجازت نہ دیتی

تھی، چنانچہ ان کی تفسیر کشاف میں ہے د ا فعلک الی ای الی سمائی و مقر ملائکتی یعنی تجھ کو اپنے آسمان اور اپنے فرشتوں کی قرارگاہ میں اٹھا لینے والا ہوں۔

سنو! بل رفعہ اللّٰہ الیہ اللہ نے عیسیٰ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس کلام کا معنی اور مطلب بھی یہ ہے کہ اللہ نے آسمان پر اٹھا لیا۔

جہاں دیگر آیت قرآنی میں وہی لفظ الیہ آتا ہے تو تم اس سے مراد آسمان لیتے ہو مثلاً۔ تعرج الملائکۃ والروح الیہ (معارج رکوع ۱)

الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ (فاطر رکوع ۲)

دریافت طلب امر یہ ہے کہ فرشتے، روح الامین پاکیزہ کلمات اور اعمال صالحہ کے بارے میں وارد شدہ لفظ الیہ کا ترجمہ تم لوگ آسمان پر کرتے ہو (حالانکہ ان آیات میں آسمان کی کوئی تصریح نہیں) اور بعینہٖ یہی لفظ الیہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں وارد ہے تو وہ دعضا دے تم کو زمین میں۔ پس اچانک وہ گھومنے لگے۔ کیا نڈر ہو تم اس سے جو آسمانوں میں ہے اس سے کہ وہ بھیجے تم پر پتھروں کی بارش؟“

ابوداؤد شریف کتاب الایمان میں ہے کہ معاویہ رضؓ ابن الحکم فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ایک جاریہ ہے، جس کو میں نے تھپڑ مارا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ شاق گزرا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں اس کو آزاد کر دوں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو میرے پاس لے آ۔ میں اس کو لایا تو آپ نے اس سے سوال کیا اللہ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا کہ آسمان میں ہے۔ پھر آپ نے پوچھا کہ میں کون ہوں؟ اس نے جواب دیا کہ آپ اللہ کے رسولؐ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو آزاد کر دو یہ مومنہ ہے۔

غور فرمائیے کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک باندی کو صرف اس لیے پروانۂ آزادی عطا فرما دیا کہ اس نے یہ جواب دیا کہ خدا تعالیٰ آسمان پر ہے۔ لیکن امت مرزائیہ مذکورہ آیات و احادیث سے آنکھیں بند کر کے صراط ضلالت پر گم گشتہ دوڑ لگا رہی ہے۔

جنگِ بدر

کفر و اسلام کی جنگ میں ۳۱۳ مجاہدین کی فتح

منظور الحسن
سرگودھا

بدر ایک گاؤں کا نام ہے جہاں ہر سال میلہ لگتا تھا یہ مقام اس نقطہ کے قریب ہے جہاں شام سے مدینہ جانے کا راستہ دشوار گزار گھاٹیوں میں سے ہو کر گزرتا ہے مدینہ منورہ سے تقریباً ۸۰ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور اسی مقام پر بقول بریگیڈیئر گلزار احمد آزادیٔ انسان کی سب سے پہلی جنگ لڑی گئی۔ یہی وہ مقام ہے جسے بدر کی لڑائی نے دوامی شہرت بخشی۔ اس مختصر سی لڑائی میں ایک جانب سے ستر آدمی مارے گئے اور فاتح فوج کے چودہ مجاہدؓ شہید ہوئے مگر اس لڑائی کو تاریخ عالم میں جو مقام حاصل ہوا وہ سالہا سال کی طویل جنگوں کو نہ مل سکا۔ اسی بابرکت مہینے کی ۱۶ تاریخ کو دو لشکر آگے پیچھے میدان بدر میں پہنچے مکی لشکر نے وادی کے جنوبی کنارے عقنقل کے عقب میں پڑاؤ ڈالا اور مسلمانوں نے شمالی کنارے پر پڑاؤ کیا مہینہ تھا۔ خدا کی قدرت کہ بارش ہو گئی۔ اسلامی لشکر کی صف آرائی کا مقام ریتلا تھا۔ ریت جم جانے سے قدم جمانا آسان ہو گیا۔ دوسری طرف مکی لشکر میدانی علاقے میں ہونے کے باعث دلدل میں پھنس گیا اور اسے خاصی دقت کا سامنا ہو رہا تھا اگلی صبح اسلامی لشکر کے سپہ سالار اعظم کی امامت میں ۳۱۳ مجاہدین نے نماز فجر میدان جنگ میں ادا کی۔ سورج طلوع ہوا۔ تو اسلامی لشکر نے دیکھا کہ مکی فوج باجے گانے اور طبل و نقارہ کے شور میں حملے کے لئے اس جانب بڑھی چلی آ رہی ہے۔ مکی لشکر کو بڑھتے دیکھ کر سپہ سالار مدینہ نے اپنے لشکر کی صف آرائی شروع کر دی۔ صف بندی کا نظریاتی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ استقلال اور پامردی میں آسانی ہو جاتی ہے اور یہ بات ہجوم میں نہیں ہوتی۔ زمین ایسی تھی کہ دونوں طرف سے اس چھوٹے سے لشکر کو لپیٹ میں لیا جا سکتا تھا۔ حضورؐ نے اس خطرے کو بھانپ لیا اور دونوں طرف تیر انداز متعین کر دیے۔ تاکہ جو نہی دشمن کو گھیرے ڈالنے کی غرض سے حرکت کرتے دیکھیں تیروں کی بوچھاڑ کر دیں۔ مکی لشکر بڑی خود اعتمادی سے قدم اٹھاتا ہوا مدنی لشکر سے ۲۰۰ گز کے فاصلے پر پہنچ کر رک گیا دستور عرب کے مطابق پہلے دلیر مکی لشکر سے عتبہ اس کا بھائی شیبہ اور لڑکا ولید نکلے ان کا جواب میں حضرت حمزہؓ، عبیدہؓ اور حضرت علیؓ نکلے تھوڑی دیر بعد مکی لشکر کے تینوں دلیر خاک و خون میں لت پت تھے پھر عام جنگ ہوئی آخر کار مکی لشکر شکست کھا کر بھاگ اٹھا ان کے ستر آدمی مارے گئے جبکہ اسلام کے ۱۴ جانباز شہادت کے تمغے پر فائز ہوئے

قدر پوچھو

طلال حسین — اٹک شہر

- ماں باپ کی قدر یتیم سے پوچھو۔
- علم کی قدر ان پڑھ سے پوچھو۔
- روٹی کی قدر بھوکے سے پوچھو۔
- وقت کی قدر منتظر سے پوچھو۔
- پانی کی قدر پیاسے سے پوچھو۔

آپ کے مسائل

ضبط و ترتیب مولانا منظور احمد الحسینی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سوال: اوپر کے استواء (HIGHER LATI TUBES) میں جہاں سورج ۲۰/۲۲ گھنٹے تک رہتا ہے یا اور اوپر جانے سے چھ ماہ تک سورج غروب نہیں ہوتا اور اگلے چھ ماہ جہاں اندھیرا رہتا ہے، وہاں کے لیے کیا احکامات ہیں نماز روزہ کے بارے میں؟ اکثر لوگ ان جگہوں پر مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے اوقات کا اعتبار کرتے ہوئے نماز اور روزہ اختیار کرتے ہیں کیا اس طرح کرنا درست ہے؟

جواب: مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے اوقات کا اعتبار کرنا بالکل غلط ہے جن مقامات پر غروب و طلوع تو ہوتا ہے لیکن دن بہت لمبا اور رات بہت چھوٹی ہوتی ہے ان کو اپنے ملک کے طلوع صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ رکھنا لازم ہے۔ البتہ ان میں جو لوگ ضعف کی وجہ سے لمبے طویل روزے کو برداشت نہیں کر سکتے وہ معتدل موسم میں قضا رکھ سکتے ہیں۔ ان علاقوں میں نماز کے اوقات بھی معمول کے مطابق ہوں گے۔ اور جن علاقوں میں طلوع و غروب ہی نہیں ہوتا وہاں دو صورتیں ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ وہ چوبیس گھنٹے میں گھڑی کے حساب سے نماز کے اوقات کا تعین کر لیا کریں اور اسی کے مطابق روزوں میں سحر و افطار کا تعین کر لیا کریں دوسری صورت یہ ہے کہ وہاں سے قریب تر شہر جس میں طلوع و غروب معمول کے مطابق ہوتا ہے اس کے اوقات نماز اور سحر و افطار پر عمل کیا کریں۔

●●

سوال: بعض حضرات درمیانی استواء (MID LETI TUDES) میں بھی اپنی نمازیں اور روزہ مدینہ منورہ کی نمازوں اور روزہ کے اوقات کے ساتھ ادا کرتے ہیں یہ کہاں تک درست ہے؟

جواب: اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ ہر شہر کے لیے اس کے طلوع و غروب کا اعتبار ہے۔ نماز کے اوقات میں بھی اور روزہ کے لیے بھی۔ مدینہ منورہ کے اوقات پر نماز روزہ کرنا بالکل غلط ہے اور یہ نماز اور روزے ادا نہیں ہوئے۔

●●

سوال: کراچی سے لاہور/اسلام آباد جاتے ہوئے گو کہ لاہور/اسلام آباد میں سورج غروب ہو چکا ہے اور روزہ کھولا جا رہا ہوتا ہے مگر جہاز میں اونچائی کی وجہ سے سورج نظر آتا رہتا ہے۔ اس صورت میں روزہ زمین کے وقت کے مطابق کھولا جائے یا کہ سورج جب تک جہاز سے غروب ہوتا ہوا نہ دیکھا جائے تب تک ملتوی کیا جائے؟

جواب: پرواز کے دوران جہاز سے طلوع و غروب کے نظر آنے کا اعتبار ہے۔ پس اگر زمین پر سورج غروب ہو چکا ہو مگر جہاز کے افق سے غروب نہ ہوا تو جہاز والوں کو روزہ کھولنے یا مغرب کی نماز پڑھنے کی اجازت نہ ہوگی بلکہ جب جہاز کے افق سے غروب ہوگا جب اجازت ہوگی۔

●●

سوال: دوسری صورت میں جب عین روزہ کھلتے ہی اگر سفر شروع ہو تو جہاز کے کچھ اونچائی پہ جانے کے بعد پھر سے سورج نظر آنے لگتا ہے اور مسافروں میں بے چینی پیدا ہوتی ہے کہ روزہ گڑبڑ ہو گیا یا مکروہ ہو گیا۔ اس کے متعلق کیا احکام ہیں؟

جواب: اگر زمین پہ روزہ مکمل ہو جانے کے بعد پرواز شروع ہوئی اور بلندی پر جا کر سورج پھر نظر آنے لگا تو روزہ مکمل ہو گیا۔ روزہ مکمل ہونے کے بعد سورج نظر آنے کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص تیس روزے پورے کرکے اور عید کی نماز پڑھ کر پاکستان آیا تو دیکھا کہ یہاں پر رمضان ختم نہیں ہوا، اس کے ذمہ یہاں اگلا روزہ رکھنا فرض نہیں ہوگا۔

●●

سوال: اگر عملہ نے سفر کے دوران یہ محسوس کیا کہ روزہ رکھنے سے ڈیوٹی میں خلل پڑ رہا ہے اور روزہ توڑ دیا تو اس کا کیا کفارہ ادا کرنا ہوگا؟

جواب: اگر روزہ سے صحت متاثر ہو رہی ہو اور ڈیوٹی میں خلل آنے اور جہاز کے یا مسافروں کے متاثر ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ توڑ دیا جائے اس کی صرف قضا لازم ہوگی۔ کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم

●●

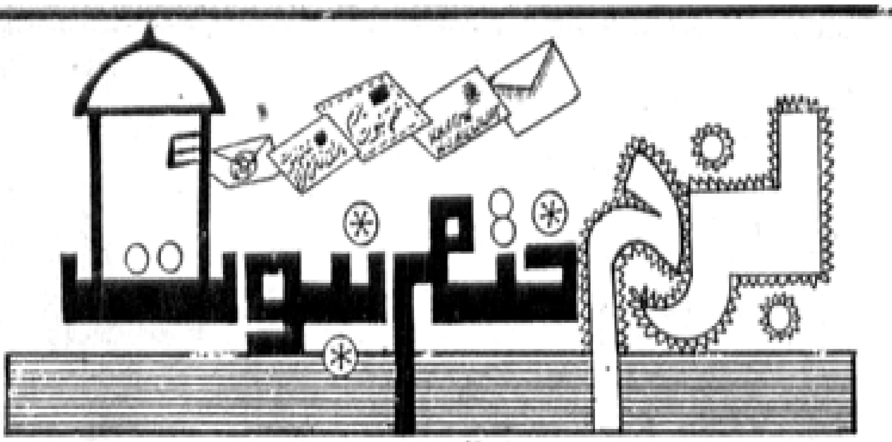

کیا ڈاکٹر امیر محمد قادیانی ہیں۔ ایک وضاحت

آپ کے مؤقر جریدہ کی اشاعت مورخہ ۱۷ مارچ میں وفاقی اور صوبائی محکموں میں کام کرنے والے قادیانی افسروں کی ایک فہرست شائع ہوئی ہے اس ضمن میں میں آپ کی توجہ ایک افسوسناک سہو کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کے نتیجے میں آپ نے ایک ممتاز مسلمان سائنس دان ڈاکٹر امیر محمد کو بھی غیر مسلم قادیانیوں کی فہرست میں شامل کیا ہے مزید برآں آپ نے ڈاکٹر صاحب کا نام بھی غلط درج کیا ہے ان کا صحیح نام ڈاکٹر امیر محمد ہے نہ کہ ڈاکٹر امیر احمد جیسا کہ مذکورہ فہرست میں درج ہے۔

ڈاکٹر امیر محمد نبی آخر الزماں، ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اور آپ کے بعد ظلی اور بروزی نبوت و امامت کے دعویداروں کو جھوٹا اور کاذب تصور کرتے ہیں۔ ڈاکٹر امیر محمد نے زرعی سائنس اور تحقیق کے میدان میں عالم اسلام، امت محمدؐ اور بطور خاص اپنے پاکستانی ہموطنوں کے لئے جو زریں خدمات انجام دی ہیں وہ ختم نبوت پر ایمان رکھنے والے ہم سب مسلمانوں کے لئے قابل فخر سرمایہ ہیں۔

آپ کی فہرست سے یہ تاثر بھی ملتا ہے کہ پاکستان زرعی تحقیقاتی کونسل کے فنانس ڈویژن کے رکن ہمیشہ قادیانی رہے ہیں۔ اور انہیں ڈاکٹر امیر محمد بھرتی کرتے رہے ہیں۔ حالانکہ حقیقت حال اس کے برعکس ہے کونسل کے موجودہ ممبر فنانس ایک دین دار اور باعمل مسلمان ہیں جہاں تک کونسل میں ممبر فنانس کے تقرر کا سوال ہے یہ تقرر ہمیشہ حکومت اپنی صوابدید کے مطابق کرتی ہے لہٰذا اس سلسلہ میں ڈاکٹر امیر محمد کو الزام دینا سراسر زیادتی ہے۔

میں آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ اپنے مؤقر جریدہ کی قریب ترین اشاعت میں یہ مختصر سی وضاحت شائع فرما کر ملک کے ممتاز مسلمان سائنسدان کے ساتھ زیادتی کے سہو کا ازالہ کر دیں گے۔

والسلام۔ آپ کا نیاز مند

طارق نیازی

وضاحت

ہفت روزہ ختم نبوت میں جو فہرست شائع ہوئی ہے وہ من وعن ہفت روزہ چٹان لاہور سے لی گئی ہے اس سلسلہ میں نیازی صاحب یا ڈاکٹر صاحب کو ایڈیٹر چٹان سے رجوع کرنا چاہیئے تاہم ہم نے آپ کا پورا خط شائع کر دیا ہے۔ (ادارہ)

ٹائٹل تین خلفاء کا ہی نام کیوں؟

عارف محمود گلستان صدیق جھنگ صدر

ہفت روزہ ختم نبوت بتاریخ ۱۷ تا ۲۳ فروری موصول ہوا۔ ماشاءاللہ بہت اچھا پرچہ جا رہا ہے۔ مگر مذکورہ بالا تاریخ کے پرچہ کا ٹائیٹل ہمیں عزیز دوست مقداد احمد ریڈیو مکینک سمیت تذبذب میں شکار کر گیا کہ خلیفہ اوّل، سوم اور چہارم کے نام مبارک تو موجود ہیں مگر خلیفہ دوم کا نام اس میں شامل نہیں ہے اس سلسلے میں براہ کرم پرچے کی معرفت وضاحت فرما دیں کہ ان کا نام مبارک ساتھ ہی کیوں نہ دیا جا سکا؟

جواب۔ محترم! ہمیں ادارہ سے جناب قمر حجازی صاحب کی تین نظمیں موصول ہوئیں جو ایک ساتھ شائع کر دی گئیں سیدنا امیر عمرؓ کے بارے میں ان کی دو صفحات پر مشتمل تفصیلی نظم پہلے کسی شمارے میں ہو چکی ہے اگر وہ نظم پہلے نہ آتی چاروں ایک ساتھ آتی تو چاروں خلفاء کرامؓ کا نام ٹائیٹل کی زینت ہوتا۔

(محمد حنیف)

گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے نام کھلا خط

جناب گورنر آف پنجاب لاہور، جناب وزیراعلیٰ پنجاب لاہور

السلام علیکم۔ قادیانی اخبار روزنامہ الفضل ربوہ دوبارہ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۸ء سے حسب سابق آئین پاکستان حکومت پاکستان اور اسلامی قانون امتناع قادیانی آرڈیننس مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کی صریحاً خلاف ورزی اور توہین کرتے ہوئے، اکروڑ مسلمانوں کے مذہبی جذبات مجروح کرتے ہوئے مسلمانوں میں اشتعال پیدا کر رہا ہے تاکہ ملک میں بدامنی پیدا کر کے پاکستان کو دوبارہ اکھنڈ ہندوستان بنا دیا جائے آپ سے گزارش کی جاتی ہے کہ الفضل کا ڈیکلریشن منسوخ کریں اور ضیاء الاسلام پریس ضبط کریں۔ والسلام

منظور الٰہی ملک اعوان۔ رکن مرکزی شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ و رفیق ادارہ منہاج القرآن پاکستان۔

رمضان المبارک کے اعمال و فضائل

مولانا ہارون الرشید رشیدی ، پتوکی

رمضان کے روزہ کے بارے میں رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

ایک حدیث میں ہے:

ترجمہ: "روزہ (روزہ دار کے سر پر) ڈھال ہے۔"

روزہ رکھنے میں جہاں انسان کے لیے روحانی فائدہ ہے تو ساتھ ساتھ جسمانی فائدہ بھی ہے۔ چنانچہ ایک حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

"اللہ کے راستے میں جہاد کرو، غنیمت حاصل ہوگی، روزہ رکھو تندرست رہوگے سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔"

روزہ رکھنے سے ان لوگوں کا احساس ہوتا ہے جو فاقہ کش ہوتے ہیں، روزہ سے اللہ کی شکر گزاری کی طرف دل متوجہ ہوگا۔ روزے سے انسان متقی بن جاتا ہے کیونکہ قرآن میں ہے کہ:

(ترجمہ) "شاید تم متقی بن جاؤ۔"

غرضیکہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں بہت ساری خصوصیات ہیں جو دیگر عبادات کو حاصل نہیں ہے۔

عمل سحری

ابتدائے اسلام اور اہل کتاب کے یہاں یہی حکم تھا کہ جب آدمی سو جائے تو کھانا وغیرہ ناجائز ہوتا تھا لیکن خالق کائنات نے مسلمانوں پر خصوصی کرم فرمایا کہ صبح کھانا کھانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ثواب میں کمی کرنے کی بجائے ثواب میں زیادتی کا وعدہ فرمایا۔

رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"پس بے شک سحری کھایا کرو، سحری کھانے میں برکت ہے۔"

شراح حدیث فرماتے ہیں کہ برکت سے مراد یہ ہے کہ سحری کھانا سنت ہے۔ جب مسلمان سنت پر عمل کرتا ہے تو اجر عظیم کا حصول کرتا ہے۔ یہ تو دینی برکت ہے اور دنیوی برکت یہ ہے کہ آدمی کو سحری کھانے کی وجہ سے روزہ رکھنے کی قوت حاصل ہوگی تو گویا ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہوا۔

عمل افطاری

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خصوصی انعام ہے کہ اس نے ہمارے روزے کے لیے ایک خاص حد مقرر فرمادی ہے۔ چنانچہ قرآن میں آتا ہے کہ:

ترجمہ: "رات کے آنے تک روزوں کو پورا کرو۔"

آفتاب کے غروب ہونے کے بعد شارع علیہ السلام نے حکم دیا کہ روزہ افطار کر لو۔ ایک حدیث میں ہے کہ:

"روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں (۱) افطار کے وقت (۲) دیدار الٰہی کے وقت۔"

افطار کے وقت خوشی کی کئی قسمیں ہیں۔ بھوک پر سیری حاصل ہونے کی خوشی، روزہ کی نیت اور تراویح کی قوت کی خوشی، اللہ تعالیٰ نے کھانے پینے اور جماع وغیرہ پر اس کی توفیق دی اس کی خوشی، نزول رحمت باری کی خوشی، جیسے حدیث میں ہے کہ:

"روزہ دار پر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے جس کا شمار نہیں ہو سکتا۔"

حدیث قدسی ہے کہ:

"مجھے اپنے بندوں میں وہ زیادہ پیارا ہے جو ان میں سب سے جلد افطار کرے۔"

تو اسی طرح دوسری خوشی دیدار الٰہی کے وقت حاصل ہوگی کیونکہ اس کو عمل روزہ کا ثواب عطا کیا جائے گا تو اس وقت خوشی کی کوئی انتہا نہ رہے گی۔

عمل تراویح

ماہ رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد حضور ﷺ نے نماز تراویح کو سنت قرار دیا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ:

"جو آدمی ایمان کے ساتھ ثواب کی غرض سے تراویح پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے گزشتہ گناہ معاف فرما دیں گے۔"

اب اندازہ کیجیے کہ مغفرت سے بھی بڑھ کر کوئی چیز ہے۔ یہ بات بھی دھیان میں رہے کہ تراویح پڑھنا علیحدہ عمل ہے اور تراویح میں قرآن عظیم کا سننا علیحدہ عمل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ:

"روزہ اور قرآن آدمی کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا کہ اے میرے رب میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روکا۔ اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا اے اللہ میں نے رات میں اس بندہ کو نیند سے روکا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما تو ان دونوں کی سفارش قبول کی جائے گی۔"

کتنی خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کی سفارش قرآن کرے۔

عمل تلاوت قرآن

قرآن کریم کا رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے۔ چنانچہ رمضان میں نزول قرآن۔ آپ کا رمضان میں زیادہ تلاوت کرنا اور جبرائیل علیہ السلام کا دور کرنا اور اکابرین امت محمدیہ کا تلاوت کا خاص اہتمام کرنا، یہ تمام امور اس خاص تعلق کی طرف مشیر ہیں۔ لہٰذا اس رمضان المبارک میں قرآن مجید کی تلاوت کے معمول کو بہ نسبت دیگر معمولات واذکار کے بڑھانا اور زیادہ کرنا چاہیئے۔ حکیم الامت حضرت مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ اپنے احباب کو مشورہ دیا کرتے تھے کہ اس ماہ مقدس میں قرآن کی تلاوت کو دوسرے معمولات پر غالب رکھیں۔ چونکہ رمضان گناہوں کو ختم کر دیتا ہے تو تلاوت قرآن کی وجہ سے دلوں کا وہ زنگ دور ہو جاتا ہے جو غفلت کی بناء پر دلوں کو لگ جاتا ہے اور وہ مکان بھی روشن اور چمکیلے ہو جاتے ہیں جن میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے

عمل اعتکاف

اسی اخیر عشرہ میں ایک اعتکاف کا عمل بھی ہے۔ حدیث شریف ہے کہ!

"اعتکاف کرنیوالا گناہوں سے پاک و محفوظ رہتا ہے اور اس کے لیے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں جتنی کہ کرنے والے کے لیے"

معتکف کی مثال اس آدمی کی سی ہے جو کسی کے دروازے پر جا پڑے اور اس وقت تک اٹھنے کا نام نہ لے جب تک اس کی درخواست قبول نہ کی جائے۔ مزید برآں معتکف کا سونا جاگنا عبادت میں شمار ہوتا ہے۔ اور آدمی کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تقرب زیادہ ہوتا رہتا ہے۔

باقی صد ۱۲ پر

یہ کیسا چیلنج ہے

مرزا طاہر کے چیلنج کا جائزہ

اسد علی سرگودھا

کافی عرصہ سے مرزا طاہر نے مسلمان علماء کو مباہلہ کا چیلنج دے رکھا ہے اور مسلمان علماء نے مرزا طاہر کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے جوابی کارروائی کی اور مباہلہ کے لئے مقام اور وقت کے تعین کے لئے مرزا طاہر سے کہا کہ وہ اپنے خیال کے مطابق جو وقت اور جگہ بہتر تصور کریں بتا دیں ہم وہیں پہنچ جائیں گے لیکن مرزا طاہر نے سامنے آنے سے انکار کر دیا اور مباہلہ کے بارے میں ایسی تاویلیں شروع کر دیں کہ مباہلہ ہونا تو ایک طرف رہا۔ اس بات کی بحث شروع ہو گئی کہ مباہلہ کے لئے دونوں فریقوں کا ایک جگہ اکٹھے حاضر ہونا ضروری ہے کہ نہیں۔ مباہلہ کے بارے میں مرزا طاہر کی تاویلیں "لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا" کے مصداق مرزا طاہر کو ہی اپنے جال میں پھنسا لیتی ہیں۔ کیونکہ مرزا طاہر کے مذہب کی نائیل اتھارٹی مرزا غلام احمد قادیانی خود ایک مباہلہ مولانا عبدالحق غزنوی کے ساتھ ایک جگہ اکٹھا ہو کر کر چکے ہیں۔ جو کہ مباہلہ کی اصل صورت ہے۔ یہ مباہلہ ۱۰ ذیقعد ۱۳۱۰ھ بمطابق ۲۷ مئی ۱۸۹۳ء کو عید گاہ امرتسر میں ہوا۔ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں (ایک اشتہار شائع کردہ مولوی عبدالحق صاحب میری نظر سے گزرا اس لئے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے کہ مجھ کو اس شخص اور ایسا ہی ہر ایک مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ القدیر تیسری یا چوتھی ذیقعد ۱۳۱۰ھ تک امرتسر میں پہنچ جاؤں گا۔ اور تاریخ مباہلہ دہم ذیقعد اور بصورت بارش وغیرہ کسی ضروری وجہ سے گیارہویں ذیقعد ۱۳۱۰ھ قرار پائی ہے مقام مباہلہ عید گاہ۔ جو قریب مسجد خان بہادر محمد شاہ مرحوم ہے قرار پایا ہے) تبلیغ رسالت جلد سوم صد ۵۔

اب مرزا طاہر نے اپنے مذہب کی فائنل اتھارٹی کے طریقے کو اپنانے کی بجائے ایک نئی راہ نکال لی ہے اور مباہلہ کے لفظ کے نئے معنی نکال لئے ہیں۔ اگر مرزا طاہر اپنے معانی پر اڑے ہوئے ہیں تو انہیں اس بات کا واضح اعلان کرنا چاہیئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مباہلہ کے معنی کا پتہ نہ تھا اور اللہ تعالیٰ نے مباہلہ کے جو معنی اسے بتائے ہیں وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نہ بتائے تھے۔

مرزائیوں کو بھی چاہیئے کہ وہ اندھی عقیدت کو چھوڑ کر اس بات کا فیصلہ کریں کہ مباہلہ کا وہ طریقہ ٹھیک ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اختیار کیا تھا یا یہ طریقہ ٹھیک ہے جو مرزا طاہر بیان کرتا ہے۔ اگر مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا خیال کرتے ہیں تو مرزا طاہر کو مجبور کریں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا طریقہ اختیار کرتے ہوئے میدان میں آئے اور اگر وہ میدان میں نہیں آتا تو آپ خود اپنے آپ پر غور کریں کہ کیا آپ کے

باقی صد ۲۲ پر

سخاوت ہو تو ایسی ہو

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر و بے مثل سخاوت میں

غلام فرید شاکر
کھور کوٹ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت ایسی کثیر اور بے نظیر تھی کہ آپ جیسا سخی کوئی بشر آج دن تک نہ پیدا ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ آپؐ کی بخشش داد و دہش مانگنے والوں پر یہاں تک تھی کہ کبھی لفظ (نہیں) آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکلا۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے کبھی کوئی چیز کا سوال کیا ہو اور آپ نے نہیں کا جواب فرمایا ہو۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

نہ بولے لا کبھی مگر اپنے تشہد میں
اگر تشہد نہ ہوتا تو لا ان کا نعم ہوتا
سرکارؐ یہ وہ ہے کہ جو مانگا وہی پایا
ہونٹوں پہ کبھی حرف لا کا نہیں آیا

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے ملک سے نوے ہزار درہم آئے آپ نے ان کو اپنی مسجد میں ڈھیر کروا دیا۔ صبح کی نماز پڑھ کر بانٹنے لگے ظہر کی نماز تک ان میں ایک درہم بھی باقی نہ رہا۔ جو بھی مانگنے والا آیا۔ اسی کو دیا۔ بانٹنے سے فارغ ہونے کے بعد اتفاقاً ایک مانگنے والا آنکلا۔ اس سے آپ نے فرمایا۔ اب تو میرے پاس کچھ نہیں بچا جو تجھے دوں تو بازار میں چلا جا۔ او بیوپاریوں سے میرے نام پر قرض لے لو۔ یا جو کچھ چاہو خرید لو۔ اور میرے ذمہ پر لکھوا دو۔ جب کچھ میرے ہاتھ آوے گا میں ادا کر دوں گا یہ بات سن کر مراد پیغمبر حضرت عمر ابن خطاب نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ حق تعالیٰ شانہ، نے آپ کو مقدور سے زیادہ تکلیف نہیں فرمائی۔ پھر کس وجہ سے اپنے اوپر اس قدر قرض کا بوجھ اٹھاتے ہو حضور پاک صاحب لولاک کو یہ بات ناگوار گذری آپؐ کے چہرہ مقدس پر خفگی کے آثار ظاہر ہوئے ایک انصاری جوان جو وہاں پر موجود تھا۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیئے جاؤ اور عرش کے مالک سے محتاج ہونے کا خوف نہ کرو۔ یہ بات سنتے ہی حضور پر نور شافع یوم النشور کے چہرہ مبارک پر بشاشت و خوشی کے آثار نمودار ہوگئے۔ فرمانے لگے کہ اسی طرح سے مجھے حکم ہوا ہے اور اسی بات پر مامور کیا گیا ہوں۔

ایک دن آنحضرتؐ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک لڑکے نے آکر کہا یا رسول اللہؐ میری ماں عرض کرتی ہے کہ میرے پاس کرتا نہیں ہے جو میں پہن سکوں۔ ایک کرتہ مجھے عطا کیجئے۔ تاکہ میں اپنی ماں کو پہنا سکوں آپ نے فرمایا۔ تھوڑی دیر ٹھہر کر آجانا میں دوں گا۔ وہ لڑکا تھوڑی سی دیر کر کے پھر حاضر ہوا عرض کرنے لگا میری ماں کہتی ہے یہی کرتا جو آپ پہنے بیٹھے ہیں مجھے عنایت فرمائیے۔ رحمت دو عالمؐ اسی دم اٹھے اپنے دولت خانہ تشریف لے گئے۔ اس کرتے کو اپنے بدن مبارک سے اتار کر تہہ کر کے اس لڑکے کو دے دیا اور کہا کہ یہ لے جاؤ اور اپنی ماں کو دے دو۔ آپؐ ننگے بدن اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔

ایک صحابیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ جب منزل قرآن میں پہنچے وہاں قصوا نامی اونٹنی پر سوار تھے میں اونٹنی کے پہلو میں چلتا جاتا تھا۔ آپؐ نے ناقہ پر کوڑا چلایا۔ اتفاق حسنہ سے وہ کوڑا مجھے لگ گیا۔ آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر کمال خلق و محبت سے فرمایا کیا کوڑا تم کو لگ گیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں کوڑا مجھے لگا ہے۔ آخر جب آپؐ جعرانے میں پہنچے ایک سو بیس بکریاں بعوض اس کوڑے کے مجھ کو عنایت فرمائیں میں ان ہی بکریوں کے باعث صاحب دولت و ثروت ہو گیا۔ حضور کے پاس ایک شخص آیا اور کہا کہ آپؐ مجھے اتنی بکریاں دے دیں کہ ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ تک جتنی جگہ خالی ہو سب گھیر لیں۔ منبع سخاوتؐ نے اتنی ہی بکریاں عنایت کر دیں جتنی کہ وہ مانگتا تھا۔ اس شخص نے اپنی قوم میں جا کر منادی کرا دی اور کہا کہ سب مسلمان ہو جاؤ۔ محمد کریمؐ تو اتنی سخاوت کرتے ہیں کہ اپنے فقیر ہو جانے کا کوئی خوف و خطرہ نہیں کرتے۔ درحقیقت اس شخص نے اس بے انتہا سخاوت کو دلیل نبوت سمجھا۔ حالانکہ آپؐ کا جود و سخا اسقدر تھا کہ آپ کبھی ہبہ کر دیتے اپنا حق کسی پر ہوتا تو معاف فرما دیتے۔ کبھی صدقہ کر دیتے کبھی ہدیہ اور تحفے تحائف بھیج دیتے کبھی کوئی چیز کسی سے خرید فرماتے تو اس کی قیمت ادا کر کے وہ چیز بھی اسی شخص کو دے دیتے کبھی قرض لیتے اور قرض جتنا لیا تھا اس سے زیادہ دے دیتے۔ مگر وہ خود سلطان دو جہاں باوجود ایسی دولت اور سخاوت کے اپنی زندگی فقیرانہ گذارتے۔ دو دو مہینے ہو جاتے کہ آپ کے گھر میں آگ روشن نہ ہوتی۔ کبھی آپ ایسے بھوکے ہوتے بسبب بھوک کے اپنے شکم مبارک

پر پتھر باندھ دیتے۔ رحمت العالمین خاتم النبیین حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض محبت کی برکت سے صحابہ کرام کا بھی یہ حال ہو گیا تھا کہ جان و مال گھر بار سب راہ خدا میں لٹا دیتے اور خدمت با برکت میں حاضر ہو کر عرض کرتے یا رسول اللہ آپ ہم سے راضی خوش ہو جائیں ہمارا مال تو مال جان تک حاضر ہے۔ اللہ کے نام سے ہم کو کوئی چیز عزیز نہیں ہے۔

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمداً کثیراً کثیرا۔

بقیہ : یہ کیسا چیلنج ہے

دل پر جہالت اور اندھی عقیدت کی مہر تو نہیں لگی ہوئی۔

اگر مرزائی حضرات یہ کہیں کہ کر چت بھی میری اور پٹ بھی میری مرزا غلام احمد قادیانی بھی ٹھیک اور مرزا طاہر بھی ٹھیک تو پھر بھی مرزائی حضرات کے سامنے افضل صورت مرزا غلام احمد قادیانی والی ہونی چاہیئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تقلید کرتے ہوئے مرزا طاہر کو اپنی پسند کی جگہ اور وقت میدان میں آنا چاہیئے۔

امید ہے اس تحریر کے پڑھتے ہی مرزا طاہر مباہلہ کے لئے وقت اور جگہ کا اعلان کر دیں گے۔

صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی کا طوفانی دورہ

ڈیرہ اسماعیل خان (نمائندہ ختم نبوت) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شوریٰ کے رکن و امیر مجلس ڈیرہ اسماعیل خان جناب صوفی محمد ریاض الحسن گنگوہی نے شوریٰ کی میٹنگ کے بعد سے پروگرام کے مطابق مختلف اضلاع کا تفصیلی طوفانی دورہ کیا لاہور میں متحدہ علماء کونسل کے کنونشن کو مجلس کے پروگرام سے آگاہ کیا اور بعد ازاں چیدہ چیدہ علماء کرام سے ملاقاتیں کیں اور ان کو دعوت نامے دیئے جن میں خواجہ حمید الدین سیالوی سینیٹر۔ مولانا سمیع الحق سینیٹر مولانا عنایت اللہ شاہ گجرات، مفتی زین العابدین مولانا محمد اجمل خان۔ مولانا زاہد الراشدی۔ مولانا اسفندیار خان، مولانا میاں اجمل قادری، مولانا عبدالقادر روپڑی علامہ طاہر القادری مولانا امیر حسین گیلانی اور مولانا سید الالک شاہ شامل ہیں لاہور کی تمام مساجد میں قرارداد میں منظور کرائیں گیٹس سرگودھا اور گردو نواح میں بھی دعوت نامے بھیجے گئے لاہور سے اسلام آباد میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کی میٹنگ میں شرکت کی غرض سے لاہور روانہ ہو گئے وہاں سے حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحبزادہ طارق محمود کے ہمراہ فیصل آباد پہنچے اور حضرت الامیر کی جانب سے ایک بیان جاری کیا اور ایک مختصر میٹنگ کی جس میں فیصل آباد کے مولانا فقیر محمد مولانا اشرف ہمدانی بھی شریک تھے بعد ازاں چنیوٹ اور ربوہ کے دورہ پر روانہ ہو گئے اور ربوہ شہر کا تفصیلی دورہ کیا ۲۳ مارچ کو ربوہ میں حضرت الامیر کا شاندار استقبال کیا گیا خوشی منائی گئی اور شکرانے میں نوافل ادا کئے گئے حکومت اور مقامی ڈپٹی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا گیا اور اس صد سالہ جشن پر پابندی کو مرزا طاہر کی دعائے مباہلہ کا پہلا نتیجہ قرار دیا اسی طرح قادیانیوں کا یوم پاکستان کی آڑ میں سازشی پروگرام ناکام ہوا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے ہوا۔

قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کیا جائے۔

بکر (نمائندہ ختم نبوت) چک ۲۱۷ میں ختم نبوت کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد عبداللہ مدیر ماہنامہ مناقب (بھکر) نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ غیرت ایمان کا تقاضا ہے کہ قادیانیت سے اقتصادی اور کاروباری تعلق ختم کر دیئے جائیں ہم ذاتی چپقلش میں ایک دوسرے سے کاروبار کرنا اپنی توہین تصور کرتے ہیں اور کلام و سلام چھوڑ دیتے ہیں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں سے اپنا تعلق برقرار رکھتے ہیں مولانا محمد حنیف صاحب حفظہ اللہ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا کہ قادیانیت سے تعلق توڑ دینا خدا کے ہاں اجر عظیم ہے۔ ڈاکٹر دین محمد فریدی نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ قادیانیت اسلام کے لئے ہی ناسور نہیں بلکہ پاکستان کے بھی دشمن ہے قادیانی اکھنڈ بھارت کے حامی ہیں ان کی وجہ سے پاکستان سے ضلع گورداسپور گیا نہر و پانی گیا کشمیر گیا مشرقی پاکستان گیا۔ قادیانی اب بچے کھچے پاکستان کے ٹکڑے کرنے در پے ہیں۔

خانیوال میں قادیانیوں کی ناکامی

(نامہ نگار خانیوال) گذشتہ دنوں ربوہ میں اپنے جشن کی ناکامی کے بعد چند مقامی قادیانیوں نے خانیوال میں جشن منانا چاہا۔ مکان کو خوب سفیدیوں جھنڈیوں سے آراستہ اور زبردست قسم کی لائٹنگ کا انتظام کیا گیا تحفظ ختم نبوت کے جیالے اور طلبہ تنظیموں کے نوجوانوں کو جب اس بات کا علم ہوا تو سینکڑوں ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو گئے ان پروانوں نے جو تحفظ ختم نبوت پر کٹ مرنے کے لئے تیار تھے فوری طور پر ڈپٹی کمشنر خانیوال اور ایس پی صاحبان سے رابطہ کیا اور انہیں قادیانیوں کی اس حرکت اور اپنے جذبات سے آگاہ کیا۔ انتظامیہ کی فوری مداخلت سے قادیانیوں نے

کے بغیر، لاٹھیں وغیرہ اتار لی گئیں اور جشن کا پروگرام فوری طور پر ختم کر دیا گیا۔ نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہوئیں اور علماء کرام کے مشورہ پر یہ اجتماع پرامن طور پر منتشر ہو گیا۔

کیا اسسٹنٹ کمشنر خانیوال مرزائی ہے؟

خانیوال (نامہ نگار) خانیوال میں یہ افواہ گردش کر رہی ہے کہ اے سی خانیوال چٹھہ صاحب مرزائی ہے ہم تارئین "ختم نبوت" سے بھی اس سلسلہ میں تحقیق کی گزارش کرتے ہیں۔ ہم حکومت سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ اس معاملہ کی چھان بین کی جائے اور اگر وہ مرزائی ہے تو اس کے خلاف فوری کارروائی کرتے ہوئے اس اہم عہدہ سے برطرف کیا جائے۔ اگر موصوف خود وضاحت کر دیں تو یہ ان کے لئے مفید ہو گا۔

بقیہ: نواب شاہ میں توڑ پھوڑ

عبادت گاہ میں داخل ہو کر توڑ پھوڑ کی اور دو قادیانیوں میاں سلیم احمد اور رفیق احمد طاہر کو لاتوں اور گھونسوں سے زدو کوب کر کے زخمی کر دیا اور ان کی کتابوں رسالوں اور فرنیچر کو آگ لگا دی۔ زخمیوں کو نواب شاہ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے نمازیوں کو کسی شخص نے اطلاع دی تھی کہ قادیانی اپنی مذہبی کتاب لوگوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔

تصحیح

جلد ۷ شمارہ ۴۳ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے انتخابات کی خبر میں درج ذیل تصحیح فرمائیں

امیر دوئم مولانا پروفیسر محمد سالک۔

ناظم اعلیٰ مولانا قاری نذیر احمد

حکومت قادیانیوں کی سرپرستی چھوڑ دے۔ مولانا اللہ وسایا

اٹک میں عظیم الشان احتجاجی جلسہ علماء کرام اور راہنمایان مجلس کا خطاب

اٹک (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کے زیر اہتمام ایک احتجاجی جلسہ مدنی چوک اٹک میں منعقد ہوا جلسہ کا آغاز مولانا قاری گل احمر سنی مدرسہ مرزائی کی تلاوت سے ہوا۔ عالمی مبلغ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے حکومت کو متنبہ کیا کہ اگر قادیانیوں کی سرپرستی جاری رکھی گئی۔ تو دنیا کی کوئی طاقت قادیانیوں اور ان کے سرپرستوں کو ان کے خطرناک انجام سے نہیں بچا سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ بانی پاکستان اور عمائدین حکومت کی توہین حکومت برداشت نہیں کر سکتی تو پیغمبر آخر الزماں کی توہین مسلمان کس طرح برداشت کر سکتے ہیں انہوں نے سکھر، ساہیوال میں مسلمانوں کے قتل میں ملوث سزا یافتہ قادیانی قاتلوں کی رہائی پر سخت افسوس کا اظہار کیا۔ مولانا اللہ وسایا صاحب نے پندرہ منٹ بغیر لاؤڈ اسپیکر مرزا قادیانی ملعون کا پوسٹ مارٹم کیا۔ جلسے سے احمد اعظم مردان سے ڈاکٹر طارق احمد اسلام آباد کے مرکزی مبلغ مولانا عبدالرؤف صاحب اور حافظ محمد صدیق صاحب نے خطاب کیا۔ جلسے سے قبل ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے نوجوانوں نے جلوس نکالا۔ شرکاء جلوس نے کتبے اٹھا رکھے تھے۔ جن میں حساس اداروں سے قادیانیوں افسروں کو نکالنے کے مطالبات درج تھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے ضلعی امیر حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب عمرہ کے سلسلے میں سعودی عرب گئے ہوئے تھے ان کی جگہ جلسہ کی صدارت مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا سید منظور شاہ صاحب نے کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز صاحب نے انجام دیے۔

○○

مانسہرہ میں زکوٰۃ کے منکر ذکری زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین

مانسہرہ (پ ر) محمد امین قاسمی نے مبلغین و کارکن ختم نبوت سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانیوں کی طرح ذکریوں کا بھی بھرپور تعاقب کریں کیونکہ ذکری زکوٰۃ کے منکر ہیں مگر مانسہرہ میں زکوٰۃ کمیٹی کا چیئرمین اور سر ٹاؤن کمیٹی کا چیئرمین ذکری ہے انہوں نے کہا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے لیکن یہاں مسلمانوں پر غیر مسلم سربراہی کر رہے ہیں ذکریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے ملکی تحریک چلائی جائے

اور مانسہرہ میں تحفظ ناموس رسالت کیلئے جلسہ اور جلوس

اور مانسہرہ (نمائندہ ختم نبوت) اور مانسہرہ ضلع گوادر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام شیطان رشدی کے خلاف ایک تاریخی مظاہرہ ہوا جلوس کی قیادت مولانا عبدالغفور نے کی اور مانسہرہ کی تاریخ میں مسلمانوں کا یہ سب سے بڑا اجتماع تھا جلوس دارالتوحید سے روانہ ہوا بڑے بازار پہنچ کر ایک جلسہ کی شکل اختیار کر گیا جلسے سے مولانا عبدالغفور محمد امین قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شیطان رشدی کی شرارت مسلمانوں کے لئے گہری آزمائش ہے اگر ہم نے خاموشی اختیار کر لی تو اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہ ہوں گے انہوں نے قادیانیوں کا بھی کچا چٹھا کھولا

اٹک میں شیزان بائیکاٹ مہم

ختم نبوت یوتھ فورس اٹک کے رضاکاروں نے ایک

جلوس کی شکل میں شیخزان ایئرکاٹ مہم اٹک شہر اور اردگرد کے گاؤں گاؤں چلائی مسلمانوں کو مرزائیت اور شیخزان کے مکروہ عزائم سے آگاہ کیا بعد میں ابرو ناٹیکل کمپس کامرہ کی ایک مسجد میں بیان کرتے ہوئے ختم نبوت یوتھ فورس پنجاب کے جنرل سیکرٹری فخر الاسلام فیصل نے کہا کہ جب تک مرزائیت کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے انتظامیہ کو خبردار کیا کہ اگر مرزائیوں کی سرگرمیوں کا نوٹس نہ لیا اور کسی مسلمان کو معمولی سا بھی نقصان ہوا۔ تو پھر اٹک میں ایک بھی مرزائی چین سے نہیں رہ سکے گا بعد میں انہوں نے گاؤں، ولید، تاجک، حیدرا، فورلی اور حاجی شاہ ختم نبوت یوتھ فورس کے رضاکاروں سے ملاقات کی۔

راولپنڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

رپورٹ: خورشید احمد

راولپنڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔

پہلا پروگرام:۔ جامع مسجد عثمانی پنڈورہ میں حضرت مولانا عبدالغفار عثمانی کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ کانفرنس کی کارروائی کا آغاز قاری عبدالباسط کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ شیخ سیکرٹری کے فرائض مبلغ ختم نبوت احسان دانش نے سرانجام دیئے دو ننھے مجاہدین ختم نبوت، خالد محمود اور ساجد محمود نے بھی خطاب کیا جسے سامعین نے بڑے ذوق وشوق سے سنا۔ کانفرنس سے انجمن سپاہ ختم نبوت راولپنڈی کے رہنما محمد لیاقت خان نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت انگریز سامراج کا لگایا ہوا پودا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ہم عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے ہر وقت تیار ہیں۔

قاری محبوب الرحمٰن ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں نے پھر شرانگیزیاں شروع کر دی ہیں۔ حکومت ان کا فوری نوٹس لے ورنہ شمع رسالت کے پروانے خود انھیں سے نمٹنا جانتے ہیں۔ خلیفہ مجاز حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ناموس رسالتؐ اور عظمت صحابہؓ کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ انھوں نے کہا کہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو اپنے تمام احباب کی طرف سے مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں کہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے مجلس کے ہر فیصلہ کا خیر مقدم کریں گے۔ وکیل ختم نبوت علامہ حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا گناہ گار سے گناہ گار انسان سب کچھ برداشت کر لیتا ہے مگر اپنے نبیؐ کی توہین برداشت نہیں کرتا انہوں نے عقیدۂ ختم نبوتؐ کی اہمیت اور مرزائیوں کی شرانگیزیوں پہ روشنی ڈالتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ مرزائیوں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانے کے لیے کمربستہ ہو جائیں یہ اجلاس آخر میں حضرت مولانا عبدالغفار عثمانی کے دعائیہ کلمات پر اختتام پذیر ہوا۔

دوسرا پروگرام:۔ جامع مسجد رحمانی، جنگی محلہ میں ختم نبوت کانفرنس جس کی صدارت قاری محمد یونس نے کی منعقد ہوئی کانفرنس کا آغاز حافظ محمد افضل کی تلاوت سے ہوا جبکہ عبدالرشید میر نے نعتیہ کلام پیش کیا۔

کانفرنس سے حضرت مولانا احسان اللہ دانش نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج رشدی جیسے بے ایمان پیدا ہو رہے ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے معاشرہ میں نوجوان خواب غفلت میں سویا ہوا ہے۔ اگر آج بھی نوجوان اپنی دینی حمیت اور غیرت کا ثبوت دیں تو کسی بھی گستاخ رسولؐ کو اتنی جرأت نہ ہوگی کہ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی شان میں کیچڑ اچھالے۔ کانفرنس سے ننھے مجاہدین ختم نبوت خالد محمود اور ساجد محمود نے خطاب کرتے کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اگر مرزا طاہر پاکستان میں آیا تو ہم دونوں اس کا وہی حشر کریں گے جو دو ننھے صحابہؓ نے گستاخ رسولؐ ابوجہل کا کیا تھا اس موقع پر ننھے مجاہدین کا یہ جوش وجذبہ دیکھ کر سامعین نے فلک شگاف نعرے لگائے۔ انجمن سپاہ ختم نبوت کے رہنما محمد لیاقت خان نے خطاب کرتے ہوئے طلباء تنظیم کی طرف سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین کو مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ کانفرنس سے اہلحدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر جناب رانا محمد شفیق سروری اور بریلوی مکتب فکر کے صاحبزادہ مظہر علی نے بھی خطاب کیا آخر میں حضرت مولانا اللہ وسایا نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نبی کی کوئی بات غلط نہیں ہوتی

اللہ رب العزت اپنا نظام کائنات تبدیل کر دیا کرتا ہے مگر اپنے نبی کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ کو غلط نہیں ہونے دیتے۔ جبکہ مرزا قادیانی کی ساری کی ساری زندگی جھوٹ وکذب پر مشتمل تھی۔ پروگرام کا اختتام حضرت حکیم قاری محمد یونس کی دعائیہ کلمات سے ہوا۔

پنڈال میں چاروں طرف انجمن سپاہ ختم نبوت کے بینر آویزاں تھے جس پر یہ نعرے تحریر تھے۔

(۱) ہم شہداء ختم نبوت تحریک کی عظمت کو سلام کرتے ہیں۔

(۲) مرزائی کا جو یار ہے اسلام کا غدار ہے

(۳) قادیانیوں کا قبرستان پاکستان پاکستان

تیسرا پروگرام ۱۔ جامع مسجد محمدیہ تیلی محلہ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی جس سے حضرت مولانا اللہ وسایا نے تفصیلی خطاب کیا۔ یہ مسجد راولپنڈی کے مرزائیوں کے ہیڈ آفس مری روڈ کے بالکل عقب میں واقع ہے جہاں پر مولانا اللہ وسایا نے مرزا قادیانی کے کفر و دجل پر مباہلہ کا چیلنج کیا مگر کسی مرزائی کی جرأت نہ ہوئی کہ وہ مولانا علامہ اللہ وسایا کا چیلنج قبول کریں۔

بعدازاں انجمن سپاہ ختم نبوت کے رہنماؤں نے علامہ اللہ وسایا کو عشائیہ دیا جس میں محمد اشفاق۔ محمد لیاقت خان اور محمد سعید بشیر نے شرکت کی۔ ازقلم: خورشید احمد بابر راولپنڈی

نواب شاہ میں قادیانی جارحیت کیخلاف عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

نوابشاہ میں قادیانیوں نے صد سالہ جشن منانے کے

موقع پر لٹریچر تقسیم کیا اور جب وہ ایک مسلمان کی دکان پر گئے اور اسے مٹھائی وغیرہ دی تو اس نے مرزائی سے کہا کہ تمہارا نبی (مرزا غلام قادیانی) جھوٹا دجال بے ایمان تھا تو جواب میں اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکواس کی جس سے اس کے خلاف کیس درج ہوا اور اب کیس چل رہا ہے تمام مسلمان اس کی اور تمام کیسوں کی کامیابی کی دعا کریں قادیانی جارحیتوں کے خلاف یہاں ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی قادیانیوں نے کانفرنس کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی لیکن اللہ کے فضل سے کافی لوگ آئے نواب شاہ شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ تھا اس لئے کانفرنس اسٹیشن کے قریب کبیر مسجد میں حضرت مولانا دوست محمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوئی جس میں بریلوی مسلک کے علماء اور اہلحدیث دیوبندی حضرات نے خطاب کیا حضرت علامہ حمادی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ قادیانی کو یک بالوں والا کیڑا چمٹا ہوا ہے جب وہ کیڑا چلتا ہے تو وہ انہیں چبھتا ہے اور وہ کوئی نہ کوئی شرارت کرتے ہیں حضرت مولانا جمال اللہ الحسینی نے کہا کہ ۱۹۵۳ء کی تحریک سے پہلے ان کو کیڑا چبھا اور ہمارے طلبہ پر تشدد کیا اس کے بعد اسلم قریشی کو اغوا کیا اور پھر کیڑے

مولانا منظور احمد الحسینی کی واپسی

کراچی (سعید الرحمن ثاقب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ممتاز رہنما اور ہفت روزہ ختم نبوت کے مجلس ادارت کے رکن جناب حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مدظلہ اپنے دس ماہ کے بیرونی تفصیلی دورے کے بعد وطن واپس پہنچ گئے ہیں۔ اس دوران انہوں نے امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور جرمنی کا تفصیلی دورہ کیا۔ بیرون ممالک کے مختلف شہروں میں مجلس کی شاخیں قائم کیں۔ مساجد، اسلامی تنظیموں اور دیگر دینی اجتماعات منعقد کئے۔ ختم نبوت اور رد قادیانیت پر مفصل بیانات فرمائے قومی و بین الاقوامی اہم افراد سے ملاقاتیں کیں اور انہیں فتنہ مرزائیت کے مضمرات سے آگاہ کیا۔ یاد رہے کہ مولانا مذکور گذشتہ عالمی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد و انتظامات کے سلسلہ میں مجلس کے ایک چار رکنی وفد کے ہمراہ برطانیہ تشریف لے گئے تھے۔ دیگر مبلغین حضرات اپنا دورہ مختصر کر کے واپس آ گئے تھے جبکہ مولانا صاحب نے مرزا طاہر کے حالیہ چیلنج، مسلمانوں اور قادیانیوں کی غیر معمولی دلچسپی اور لندن دفتر میں دیگر مجلسی مصروفیات کے باعث طویل قیام فرمایا انہوں نے اپنے واپسی پر قادیانی چیلنج کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہر موڑ پر قادیانیت کا بھرپور تعاقب کیا اور قادیانی پوپ بالوں کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ انہوں نے مسلمانوں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اب یورپی ممالک میں بھی رہی سہی قادیانیت کے پاؤں اکھڑ گئے ہیں مسلمان قادیانیوں سے مکمل طور پر چوکنے ہو گئے ہیں اور دینی کاموں میں بڑے جوش و خروش سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے مسلمان شیطان رشدی کے خلاف ہر ہفتہ میں ایک یا دو بار جلوس نکالتے ہیں۔ اور اپنے عزم کا اعادہ کرتے ہیں۔ پاکستان کے مسلمانوں کو بھی برطانیہ کے مسلمانوں کا ہم آواز ہونا چاہیئے۔

ننکانہ میں

قادیانیوں کی شرانگیزی کی مذمت

علی پور چٹھہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوت علی پور چٹھہ کا ایک اجلاس زیر صدارت علامہ محمد سعید نقشبندی منعقد ہوا جس میں تحصیل جڑانوالہ کے گاؤں میں قادیانیوں کی طرف سے قرآن پاک نذر آتش کرنے اور مسلمانوں پر وحشیانہ فائرنگ کر کے متعدد افراد کو شدید زخمی کرنے کے واقعہ کی مذمت کی گئی اجلاس میں کہا گیا کہ جس طرح وزیراعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو کے والد ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کو اقلیت قرار دیا تھا اسی طرح محترمہ بے نظیر بھٹو بھی اس واقعہ کا خصوصی نوٹس لے اجلاس سے کنوینر ختم نبوت ذوالفقار احمد، شیخ نعیم احمد نے بھی اس واقعہ کی شدید مذمت کی۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی ۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

میٹھادر صرافہ بازار میں معیاری زیورات کا مرکز
عبدالخالق اینڈ سنز جیولرز
دوکان نمبر ۹۱، N.P
صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون : ۷۶۵۵۷۳

خالص اور سفید
صاف و شفاف
شکر (چینی)
باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی
پتہ
حبیب اسکوائر ـــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

عدم موجودگی میں کسی کے عیوب و نقائص کا اظہار غیبت ہے

غیبت ایک اخلاقی جرم

احسان دانش
راولپنڈی

مسلمانوں میں جہاں اور سینکڑوں قسم کی اخلاقی قباحتیں پیدا ہو چکی ہیں وہاں اُن میں ایک اور برائی عام ہے اور وہ ہے غیبت یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے اس کے کسی عیب کا تذکرہ کرنا اور اس کی بے خبری میں اس کے متعلق اشارۃً کنایۃً یا لفظاً کوئی بات کہنا کہ اگر وہ شخص سُن یا دیکھ پائے تو بُرا منائے اور اسے ناگوار خاطر گزرے غیبت کا چلن مسلمانوں کے معاشرے میں اس قدر عام ہو چکا ہے کہ بڑے بڑے تقدس مآب وجود بھی اس میں ملوث ہیں اور پاکیزہ مجالس بھی اس کے اثرات بد سے محفوظ نہیں رہیں حالانکہ غیبت کو شریعت اسلامیہ میں ایک گھناؤنا جرم قرار دیا گیا ہے۔ سورۃ حجرات کے دوسرے رکوع میں ہے۔

ترجمہ۔ تم میں سے کوئی شخص کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے اس لئے کہ غیبت ایسا ہی غلیظ جرم ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردہ بھائی کا گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا ہو یقیناً تمہیں اس کا تصور تک بھی ناگوار ہوگا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) غیبت زنا سے بھی زیادہ سنگین جرم ہے۔

تعجب ہے کہ جرم کی اس سنگینی کے باوجود بھی ہمارے معاشرے کا کوئی فرد الا ماشاء اللہ اس سے محفوظ نہیں ہے۔

غیبت صرف مذہبی جرم نہیں ہے بلکہ اخلاقی بھی ایک بڑی بھونڈی حرکت ہے جو انسانیت کے آداب کے بخط مستقیم مخالف ہے اسلام جہاں انسان کو پاکیزگی اخلاق کا درس دیتا ہے وہاں ساتھ ہی وہ اسے اخلاقی جرأت کی تعلیم بھی دیتا ہے۔ کہ اپنی رائے کا مدمقابل پر برملا اظہار کر دے۔ کسی کی عدم موجودگی میں اس کے بارے میں بدگوئی سے کام لینا نہ اصول شرافت کی رو سے جائز ہے نہ آداب تہذیب کے نقطۂ نظر سے صحیح ہے آپ ایک شخص کو جواب دہی کے حق سے محروم کر کے اس کے خلاف جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سراسر ظلم اور زیادتی تصور ہوگا اس کے لئے خود آپ کو جوابدہ ہونا پڑے گا۔

ایک چیز ہے غیبت اور ایک ہے بہتان بہتان کا مطلب ہے کہ کوئی شخص کسی جرم سے بالکل پاک دامن ہے اور آپ اس پر خواہ مخواہ الزام تراشی کر رہے ہیں یہ بہت بڑا جرم ہے اور غیبت یہ ہے کہ کسی شخص میں واقعی کوئی عیب ہے اور آپ اس عیب کو اچھال رہے ہیں تاکہ دوسروں کی نگاہوں میں اس شخص کی وقعت کم ہو جائے اور یہی چیز جرم ہے اسلام کی تعلیمات تو ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ اگر کسی شخص کا کوئی عیب تم پر روشن ہو جائے تو تم اسے نظر انداز کر دو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (ترجمہ) جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔ البتہ جس شخص کے طرز عمل سے خلق خدا کو تکلیف پہنچ رہی ہو اور جس کے اعمال و حرکات سے بندگان خدا کو ضرر رسی کا خدشہ او احتمال ہو اس کی اس عادت قبیحہ کا ذکر محض اس لئے دوسروں کے سامنے کر دینا کہ لوگ اس کے شر سے بچ جائیں ایک مستحسن امر ہے اور اسے غیبت کے زمرہ میں شمار نہیں کیا جاتا کیوں کہ خلق خدا کی ایذا رسانی غیبت سے بڑا جرم ہے۔

استاد کی عظمت اور پہچان

—— غلام مصطفےٰ بغلانی کوٹ ادّو ——

شیخ مکتب ہے ایک عمارت گر
جس کی صنعت ہے روح انسانی

گھٹیا کا مرض اور انگریز کی قید! مولانا محمود الحسن کے لئے وضو کرنا تک مشکل تھا۔ کڑاکے جاڑوں میں وہ مالٹا میں قید کر دیئے گئے تھے اور تہجد کے لئے وضو کرنا ان کے لئے جوئے شیر لانے سے کم نہ تھا۔

مولانا اپنی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے انگریزی حکومت کے عتاب میں آئے اور قید کاٹنے کے لئے مالٹا بھیج دیئے گئے۔ تو وہاں ان کے ساتھ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ بھی تھے وہ استاد یہ شاگرد! وہ بھی نہایت عالی پایہ، یہ بھی نہایت بلند مقام! وہ بھی عالم، زاہد یہ بھی عالم، عابد، زاہد مگر استاد پھر استاد ہوتا ہے۔ سکندر سے کسی نے پوچھا تم اپنے باپ اور استاد میں سے کس کی زیادہ عزت کرتے ہو۔ سکندؔر نے جواب دیا۔ جناب میرا باپ مجھے دنیا میں لے آیا اور میرے استاد نے مجھے آسمان پر پہنچایا۔

مالٹا میں مولانا حسینؔ احمد مدنیؒ نے دیکھا کہ استاد محترم گھٹیا کے مریض ہیں اور ٹھنڈے پانی سے وضو کرنے میں تکلیف ہوتی ہے تو گرم پانی کے لئے کوشش کی۔ انگریز کی قید میں یہ سہولت ممکن ہی نہ تھی۔ استاد محترم کی تکلیف بھی دیکھی نہ جاتی تھی۔ شاگرد سونے سے پہلے ٹھنڈے پانی کا لوٹا اپنے سینے سے لگا لیتے اور چادر اوڑھ کر سو جاتے۔ یوں اپنے جسم کی گرمی سے استاد کے وضو کا پانی گرم کرتے اور انہیں پیش کرتے جب تک قید میں رہے ان کا یہی معمول رہا لیکن استاد کو کبھی پتہ نہ چلا کہ سعادت مند شاگرد کیا جتن کرتا ہے۔

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

تحفظ ختم نبوّت کا سال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت کے منصوبے اور پروگرام

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خان محمد مدظلّہ کی اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کیلئے کسی تعارف کا محتاج نہیں اسلام کی دعوت اور تبلیغ، ناموس ختم نبوت کی پاسبانی، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے قادیانیوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں روپے کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے اندرون و بیرون ملک مجلس کے مبلغ دفاتر، مدارس، مساجد ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کیلئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ ہے اور لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون و بیرون ملک مفت تقسیم کیا جاتا ہے یہ سال تحفظ ختم نبوت کے سال کے طور پر منایا جا رہا ہے اس مناسبت سے اس سال عربی اردو اور انگریزی میں لٹریچر، اشتہارات اور ہینڈ بلوں کی اشاعت پر دس لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تکمیل ہیں۔ لندن میں مرکز ختم نبوت قائم کر دیا گیا ہے جہاں چار سال سے عالمی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہو رہی ہے اور ہمہ وقتی عملہ و مبلغ قادیانیت کے تعاقب میں مصروف ہیں علاوہ ازیں دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کرنے کی کوششیں شروع ہیں۔

اندرون و بیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بھی بہت بڑھ گئی ہیں ختم نبوت کی خدمات اور مالی اعانت اللہ کی رضا جوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔
آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں گے اور اپنے عطیات (زکوٰۃ) صدقہ فطر اور دیگر صدقات و عطیات وغیرہ میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔ واجرکم علی اللہ۔ والسلام وعلیکم ورحمۃ اللہ

منجانب
(فقیر) خان محمد
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۰۹۷۸

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی - فون: ۷۱۶۷۱